بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہم شرک اور حل

میں تم پر گواہ ہوں بے شک اللہ کی قسم اس وقت حوض (کوثر) دیکھ رہا ہوں زمین کے
خزانے کی چابیاں عطا کی گئی ہیں اللہ کی قسم! مجھے یہ بالکل خوف نہیں کہ میرے بعد تم
شرک کرنے لگ جاؤ گے (بخاری، مسلم، المسند احمد حنبل)

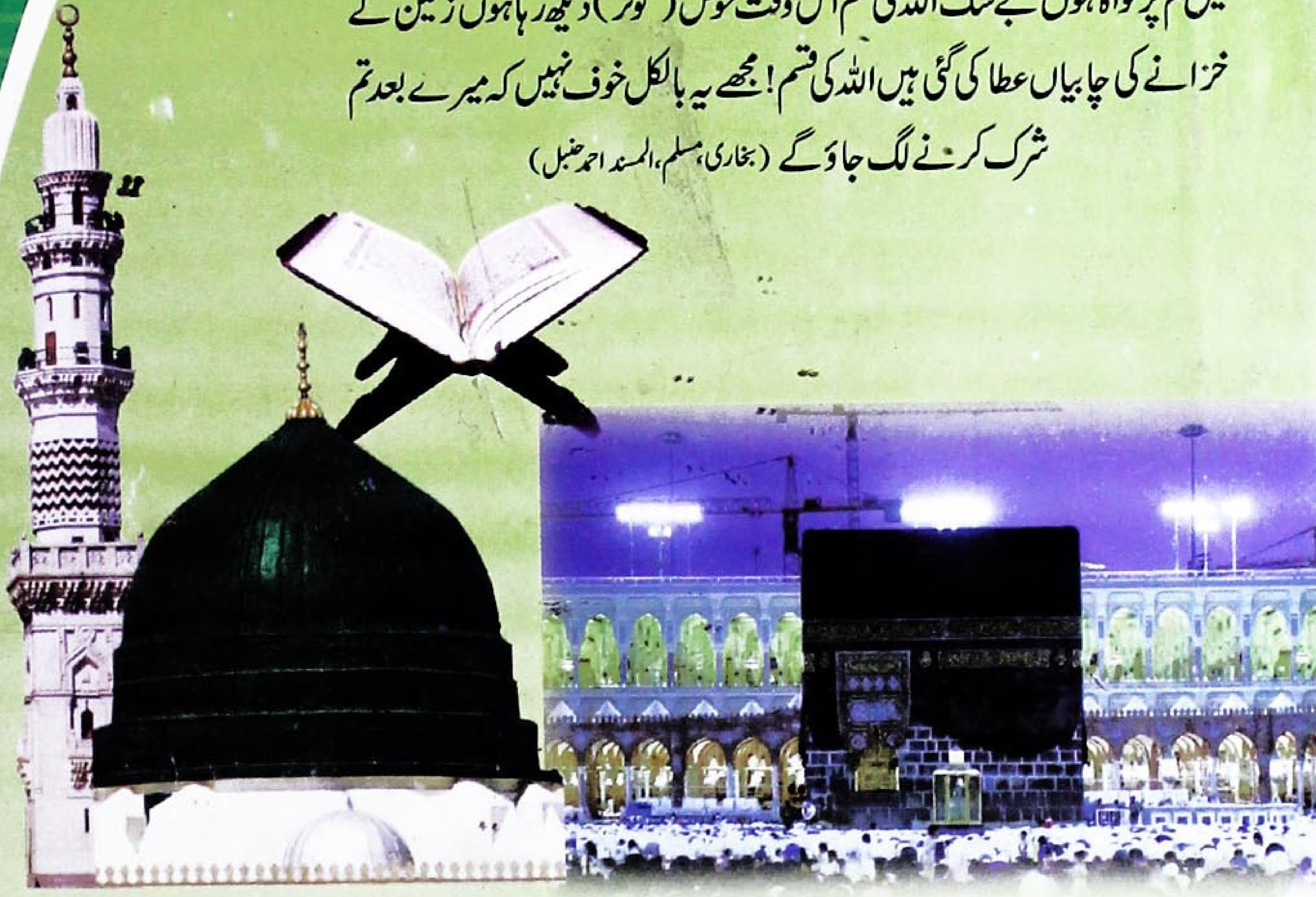

از

پروفیسر محمد جاوید اقبال چٹھہ

0301 / 0315 > 6673063

ناشر

مرکزی تنظیم تحفظ ایمان گوجرانوالہ

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

18

تالیف ــــــــ وہم شرک اور حل

مؤلف ــــــــ پروفیسر محمد جاوید اقبال چٹھہ

زیرِ سایہ ــــــــ آفتاب طریقت پروفیسر سید زاہد حسین چشتی
گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور

تقریظ ــــــــ پروفیسر فیض رسول فیضان (شعبہ اُردو)
گورنمنٹ اسلامیہ کالج گوجرانوالہ

بااہتمام ــــــــ پروفیسر محمد عباس ہرل (کنٹرولر امتحانات)
بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ

پبلشر ــــــــ تنظیم تحفظ ایمان گوجرانوالہ

کمپوزر اینڈ ڈیزائنر ــــــــ ایم اے شیرازی (0333-8189517)

Marfat.com

84477

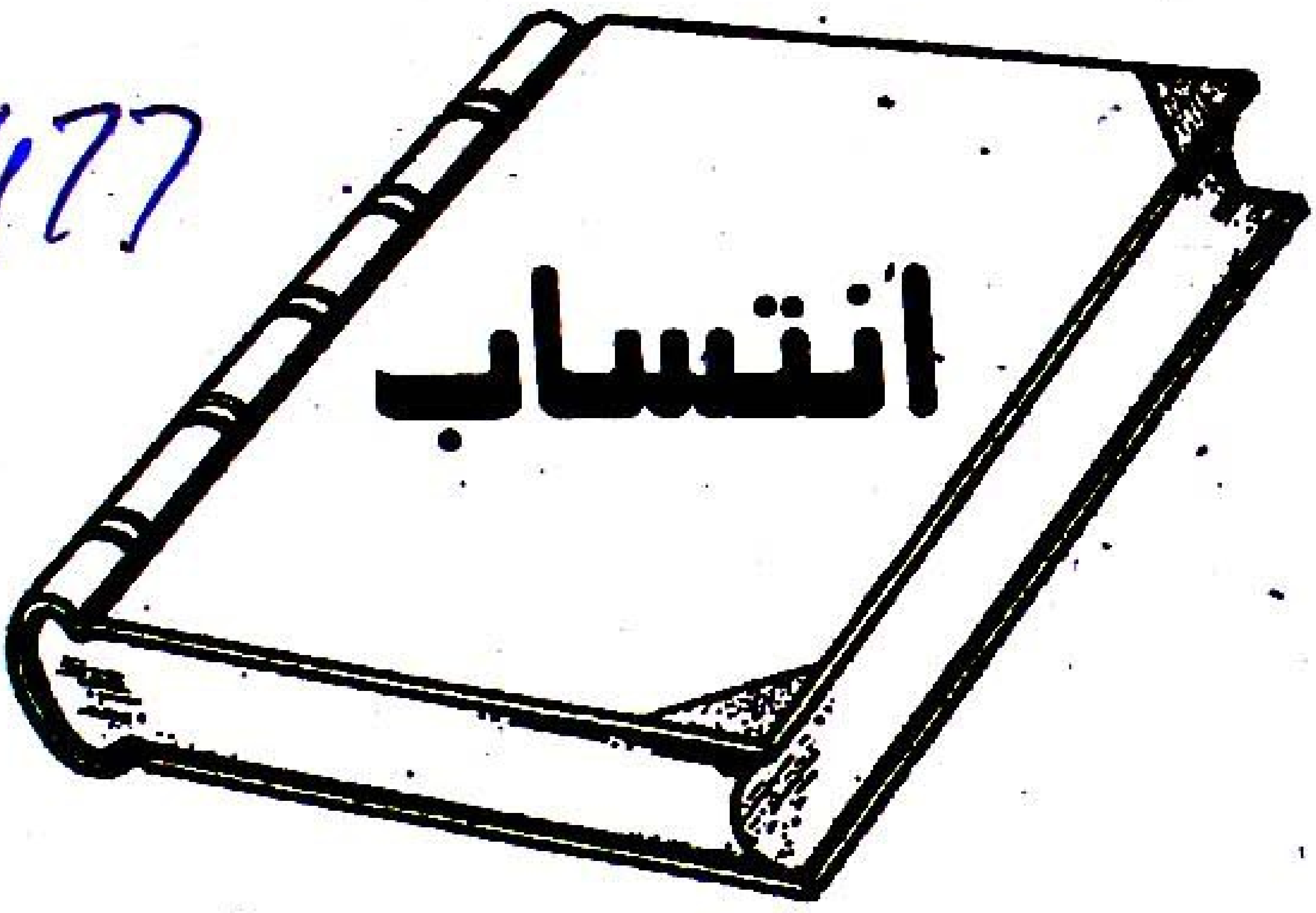

- حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام
- حضرت داتا سید علی ہجویریؒ
- والدین مرحومین

Marfat.com

فہرست مضامین

عنوانات	صفحات
کلمہ آغاز	1
باب نمبر 1	
وہم شرک	5
مشکل کشائی	6
جبریلؑ بیٹا دے رہے ہیں	7
الوہیت عطائی کا عقیدہ شرک ہے	8
باب نمبر 2	
در رسالت سے استعانت	11
من دون بت ہیں	11
قمیص یوسفؑ سے شفاء	13
وسیلہ بالدعا	13
باب نمبر 3	
ولی کے معنی	16
مددگار	17
قوت ولایت	18
تصرف نبوت	20
شرک کے معنی	22
اعتراض کا جواب	22
باب نمبر 4	
رب کے مقابل شرک	24
تصرف وعطا نبوت	26
حافظہ، باطنی علم	26
اولاد کے لیے دعا کرنا	27
برکت کا ملنا	28
باب نمبر 5	
بعد رحلت مدد	29
باب نمبر 6	
حمد، عزیز	31
کریم شہید	32

Marfat.com

باب نمبر 7

اللہ تعالیٰ کافی ہے 34

رسولؐ باعث نفع ہیں 36

دین کیلئے مددگار طلب کرنا 38

طعام کیلئے دعا کا وسیلہ 38

مقام کا وسیلہ 40

اللہ اور رسول اللہ ﷺ دونو عطا کرتے ہیں۔ 42

باب نمبر 8

مدد وسیلہ شرک نہیں 44

آثار نبوت سے توسل 45

قبر کی بلا کا ٹلنا 46

اعتراضات کا جواب 47

انبیاء کا وسیلہ 48

کفار کا کوئی مددگار نہیں 48

شان مومن 48

باب نمبر 9

من دون اللہ کی بحث 53

اولیاء اللہ اور من دون اللہ میں فرق 54

میں دون اللہ دشمن خدا ہیں 55

قرب کا وسیلہ بت یا اولیاء اللہ؟ 59

خودساختہ تفسیر 60

نیکوں سے دوستی 62

باب نمبر 10

قوت وقدرت 65

خاجی طریقہ 66

عطائی قوت 69

قوت والا فرشہ، انسان، جماعت 70

قوت سے مدد کرنا 73

موسیٰؑ کی عطائی قوت 74

نتیجہ 75

★ ★ ★

Marfat.com

تقریظ

(امیر الشعراء پروفیسر فیض رسول فیضان)

''وہم شرک اور حل'' میرے محترم رفیق کار جناب پروفیسر محمد جاوید اقبال چٹھہ صاحب کی تازہ تصنیف لطیف ہے جو بد عقیدگی کے زہر ہلاہل کے متاثرہ مریضوں کے لیے تریاق جانفزا کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس طرح شرک کا ارتکاب ایک ناقابل مغفرت گناہِ کبیرہ ہے اسی طرح شرک کا بے بنیاد الزام بھی حد درجہ گھناؤنا جرم عظیم ہے۔ چٹھہ صاحب نے قرآن و حدیث اور جمہور امت مسلمہ کے اسلاف و اکابر کے اقوال کی روشنی میں اس متنازعہ مسئلے کے تمام پہلوؤں کو اس خوبی و عمدگی سے اجاگر فرمایا ہے کہ موضوع کا حق ادا ہم کیا ہے۔

اس سے پہلے بھی مصنف موصوف کی متعدد کتب زیور طباعت سے آراستہ ہو کر ایقان کے تحفظ، ایمان کی تازگی اور وجدان کی پختگی کے خوشگوار فرائض انجام دے رہی ہیں۔ پروفیسر چٹھہ کی تحریر کی سب سے نمایاں خوبی عشق رسول مقبول ﷺ کی چاشنی و حلاوت ہے۔ ان کی کوئی بھی تصنیف پڑھ لیجئے آپ کو محبت رسالت مآب ﷺ کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن ملے گا۔ اس پر مستزاد ان کی غیر جانبداری، وسیع المشربی، وسعت مطالعہ، صدق دل، خلوص نیت، دردمندی، جانسوزی اور عرق ریزی والی خوبیاں سونے پر سہاگے کا کام دے رہی ہیں۔

میں جناب چٹھہ کو اس مختصر جگر جامع و مانع کتاب کی تالیف و اشاعت پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے اس کی قبولیت و مقبولیت کیلئے دعا گو ہوں۔

پروفیسر
فیض رسول فیضان

Marfat.com

Marfat.com

﴿بسم اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الر حیم﴾

کلمہ آغاز

یہاں وہم شرک پر چند کلمات گوش گزار کر رہا ہوں۔ اس بارے جناب محمد علی فرید ٹاؤن نے استفسار کیا تو زبانی جواب دینے کے ساتھ تحریر لکھ کر ایک پختہ راہ کو ثبت کیا ہے۔

شرک:۔

شرک توحید کی ضد ہے۔ کلمہ طیبہ میں توحید کی بنیاد کا ذکر ہے، کوئی اور الہ و معبود نہیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

شرک سہ قسم است در وجود، در خالقیت و عبادت شرک کی تین قسمیں ہیں واجب الوجود ہونے میں، خالق ہونے میں لائق عبادت ہونے میں۔

(اشعۃ اللمعات ج ۱)

اس کے بعد کسی کو مشرک ٹھہرانا ان بعض الظن اثم، کہ بعض گمان گناہ ہیں۔ کہ زمرہ میں الزام لگانا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔ انی واللہ ما اخاف علیکم ان تشر کوا بعدی ----- بیشک اللہ کی قسم مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہونے کا خوف نہیں لیکن تمہارے دنیا میں پھنسنے کا ڈر ہے۔

Marfat.com

تقویۃ الایمان جیسی نئی بدعت کی کتاب کو ہی لیں شرک، شرک کا ذکر ہے لیکن شرک کی تعریف ایسی نہیں کی جو سب کے لیے قابل قبول ہو۔ ایسا وہم کہ قبروں پر کوئی جائے تو یہ شرک، یا رسول اللہ کہے تو یہ شرک انبیاء اولیاء اللہ کی امداد تو یہ شرک ہے۔

1۔ قران وحدیث میں تو اس قسم کے شرک کا ذکر نہیں اگر ہے تو واضح کیا جائے۔ اور قبور پر جانا تو سنت ہے بعد رحلت ان سے وسیلہ برائے دعا لینا، سنت ہے۔ یا رسول اللہ کہنا، ندا کرنا صحابہ کی سنت ہے۔ (ندا عباد اللہ میں ذکر کیا گیا ہے) اسی طرح اللہ کے بندوں کی مدد بھی ثابت ہے۔

2۔ اگر مدد لینا شرک ہے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے آصف برخیا سے مدد لی عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا من انصاری الی اللہ۔ کون ہے جو اللہ کے دین کی مدد کرے تو کیا یہ شرک کہیں گے؟ ہرگز نہیں لہذا وہم شرک سے نکلنا ہوگا۔

3۔ زندہ اور مردہ کی قید قائم کی جاتی ہے۔ جو شریعت سے ثابت نہیں یہ قید قائم کرنا از خود بدعت ہے بلکہ داعی شریعت بننے والی گمراہی ہے۔ بعد رحلت موسیٰ علیہ السلام کی مدد بسلسلہ نمازوں کی تخفیف ہونا روز روشن کی طرح ثابت ہے۔

4۔ بتوں کی آیات مسلمانوں کے صحیح عقیدہ پر چسپاں کرنا از خود بدعت ہے ضلالت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ایسے لوگ پیدا ہوں گے فیقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان (مسلم و بخاری) سو اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے قال قُلتُ یا نبی اللہ ایھما اولیٰ بالشرکِ؟ المرمیُّ اَوِالرامی؟ قال بَل الرامی پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ شرک کا کون حق دار ہے۔

Marfat.com

جس پر شرک کی تہمت لگے یا لگانے والا فرمایا شرک کا الزام لگانے والا۔

اب فیصلہ کریں کون مشرک ہے کون موحد ہے؟ دعویٰ سے تم میں کوئی موحد نہیں ہو جاتا؟ اللہ تعالیٰ وہم شرک سے ہمیں بچائے۔ کیا یہ علم کے نام پر جہالت نہیں ہے کیا شرک کے نام پر اسلام سے تصادم نہیں ہے۔

؎ یہ باغبان کیسے جو چمن کو آگ لگاتے ہیں
علم کے سہارے کیسی کیسی جہالت پھیلاتے ہیں
شرک کے نام پہ کیسا کیسا ہمیں ورغلاتے ہیں
کافر بھی وہ کر نہ سکے جو یہ فساد پھیلاتے ہیں

اوتیت مفاتیح الخزائن الارض (مسلم و بخاری)

مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں۔

خزائن دینے کے لیے ہیں یا نہ دینے کے لیے نہ یہ قید ہے کہ قبل از رحلت یا بعد از رحلت۔ علامہ زرقانی فرماتے ہیں ھو والسطہ لکل فیض (زرقانی ج ۵)

ہر فیض کا واسطہ حضور ﷺ ہیں:۔

اب دیکھیں کہ وہ جو کہتے ہیں نبی ﷺ کچھ نہیں کر سکتا میرا عصا کتا موڑ سکتا ہے کتنی دیدہ دلیری و گستاخی ہے۔ دوسری طرف صحابہ کرام کیا نہیں جانتے تھے کہ فانی قریب اللہ ہمارے قریب ہے۔؟ اور دعاؤں کو سنتا ہے۔ جانتے تھے لیکن رسول مکرم ﷺ اللہ کے قریب ہیں یہ بھی صحابہ جانتے تو اپنی ہر مشکل بارگاہ رسالت میں پیش کرتے عیسیٰ علیہ السلام کی قوم نے مائدہ کے لیے عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا دعا کریں۔

Marfat.com

موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا دعا کریں۔ ہم حاجی سے کہتے ہیں وہاں جا کر دعا کریں۔ تم بھی اپنے مولوی سے کہتے ہو دعا کریں۔ کیا یہاں اللہ قریب نہیں؟ کیا تمھاری نہیں سنتا؟ کہ مولوی سے کہا دعا کرو۔

اللہ قریب ہے وہ دعا قبول کرتا ہے۔ اس کی قوت ہے لیکن وہ پابند نہیں وہ بے نیاز ہے جسے چاہے اولاد دے نہ چاہے نہ دے لیکن ہر بے اولاد دعا ضرور کرتا ہے لیکن نیکوں کی دعائیں قبولیت زیادہ ہوتی ہے حضورﷺ کا فیصلہ اور فانی قریب کی شرح دیکھیں کہ ولئن بساء النبی لا عطینه اور وہ سوال کریں ضرور عطا کرتا ہوں۔ اب عطا کی قید نہیں۔ ظاہری اور روحانی فیض ملتا ہے۔ اللہ کی مشیت کے خلاف کوئی ولی نبی دعا و تصرف نہیں کرتا ہے۔ حضرتِ زکریا نے مریم کے ہاں دعا مانگی تو وسیلہ ڈالنا جائز ہوا؟ نہ فانی قریب کے خلاف ہے۔ اسی لیئے علامہ زرقانی فرماتے ہیں:

دونوں عالم میں مخلوق کے معاملہ کے منتظم حضورﷺ ہیں حالت حیات و ممات میں (زرقانی علی المواہب ج ۸)

پروفیسر محمد جاوید اقبال چٹھہ
گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ
0301-6673063

Marfat.com

﴿بسم اللہِ الرّحمٰنِ الرّحیم﴾

باب نمبر ۱

وہم شرک:۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات کو بنایا۔ اس میں طرح طرح کی مخلوقات کو بسایا۔ ان میں انسان کو پیدا فرمایا۔ انسان کو عقل سے نوازا انسان کی عقل کام نہ آئی۔ بعض نے سرے سے الہٰ کا انکار کیا بعض نے کئی الہٰ بنا لیے خود گھڑے ہوؤں کو الہٰ جان کر شرک کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدیت کے لیے انبیاء بھیجے حتیٰ کہ کے آخر میں حضور پر نور رسول کریم رؤف رحیم ﷺ تشریف لائے۔ توحید و رسالت کی تبلیغ کی۔ یکے بعد دیگرے وہ شرک چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوتے گئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنی شان کا اظہار فرمایا ہے انبیاء کی نبوت اولیاء اللہ کی ولایت کی شان کا بھی اظہار فرمایا ہے۔

آج کے دور میں ایسے فتنہ پرور لوگ اٹھے کہ شرک کے نام پر نبوت و ولایت کی شان کے پہلوؤں کا انکار کیا۔ یہ شان یوں مانیں تو شرک ہوتا ہے اب ہم دیکھتے ہیں کیا ایسا ہے کہ نہیں ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو مختلف معجزات سے نوازا ہے۔خواہ وہ مافوق الاسباب میں تصرف ہے یا علم غیب ہے حاجت روائی یا مدد وسیلہ ہے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا اعلان دیکھیں جو قرآن میں ہے۔

انی اَخلُقُ لکم مِن الطِین کَھیئۃالطَّیر فَانفُخُ فِیہِ فیکون طیراَم باذن اللہ و اُبریءُ الاکمئہ والاَ برص و اُحی الموتیٰ با ذن للّٰہ (آل عمران ۴۹)

بے شک میں تمھارے لیے مٹی سے پرندے کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو فوراً وہ (مورت) پرندہ بن جاتی ہے۔اللہ کے حُکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور اللہ کے حکم سے میں مردہ کو زندہ کرتا ہوں۔

لوگوں نے چمگادڑ کی درخواست کی وہ بنا دیا۔لاعلاج مریضوں کا علاج کرتے ۔ایک دن میں پچاس پچاس ہزار مریضوں کا اجتماع ہوتا۔تازہ مردے اور ہزاروں سال گزرے مردوں کو زندہ فرمایا ادھر اللہ کی یہ صفت ہے۔اُحــی فعل مضارع ہے ۔استمرار کہ ہر وقت،موتی جمع ہے صرف میّت نہیں ہے فاِذا سوّیتہ و نفختُ فیہِ مِن رّوحی فقعو لہٗ سٰجدینَ ۝ اور جب اسے ٹھیک کرلوں اور اپنی طرف کی خاص روح پھونک دوں تو اس کے لیے سجدہ میں گر پڑنا (الحجر ۶۹)

یہاں صفت مشترک نفختُ عربی اور فَاَنفُخُ پر غور کرو اللہ بھی پھونک مار رہا ہے عیسیٰ علیہ السلام بھی پھونک مار رہے ہیں ہاں فرق یہ ہے وہ خدا ہے یہ نبوت کا معجزہ ہے اللہ کے اذن کی شرط آگئی کہ اللہ جنھیں جن صفات سے نوازے

Marfat.com

خوبیوں سے نوازے۔مرتبوں سے نوازے۔تو ان کا یہ مقام ہوتا ہے وہ مخلوق خدا کو نوازتے ہیں۔بیماروں کی مشکل کشائی فرمارہے ہیں۔

شرک:۔والذین یدعون من دون اللہ لا یخلُقُون شیاءً وّھُم یخلقوُن۔اور اللہ کے سوا جن کو وہ پوجتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے ہیں خود وہ بنائے گئے ہیں۔

اموا ت غیر احیاءٍ مردے ہیں زندہ نہیں۔

1- اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اپنی صفات میں شان میں نظیر و شریک سے پاک ہے۔بتوں کے پاس کچھ بھی نہیں۔

اللہ نے جنہیں عطا فرمایا ہے وہ نہ ماننا بھی تو کفر ہے۔

2- الٰہ صرف وہی ایک ہے۔مشرکوں نے تو الٰہ بنالیے اور عبادت و پوجا کرتے جو شرک ہے۔

3- واللہ یُحی ویمیت (آل عمران ۱۴۶) اور اللہ ہی زندہ کرتا اور مارتا ہے لیکن عیسیٰ علیہ السلام کا دعویٰ ہے معجزہ ہے کہ میں اللہ کے حکم سے مردے زندہ کرنا ،مریضوں کی مشکل کشائی حاجت روائی کرنا، پرندوں کو بنانا، اللہ کے اذن سے ہے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ قوت خداوندی کا اظہار ہے عیسیٰؑ سبب ہیں ہمارا یہ عقیدہ ہے' کرنے والا خدا ہے۔مگر کروا عیسیٰؑ سے رہا ہے۔گویا ان کا مقام اگر مان لیا تو خدا کا مقام جان لیا، ان کو حاجت روا مان لیا تو اللہ ہی کو حاجت روا مان لیا۔

ا۔ایک طرف ہے وَاِذامرضت فھویشفین۔ اور جو کوئی بیمار ہو وہی شفاء یاب کرنے والا ہے ادھر کوڑیوں کو عیسیٰ علیہ السلام شفا دیتے ہیں تو کیا شرک ہوگا؟ ہرگز

Marfat.com

نہیں۔ دوسرا اُبرِئُ الکمہَ ، اندھوں کو آنکھیں عطا کرتا ہوں، اکمہ کا مطلب صرف اندھا نہیں بلکہ وہ اندھا کہ اللہ نے جگہ ہی نہیں بنائی ہے۔ ورنہ صرف اندھے پر اعلی بولا جاتا ہے بغیر آنکھوں والے کو آنکھیں عطا فرماتے ہیں۔

4- اللہ نے فرمایا روحی اپنی روح ادھر جبرائیل امیں کو فرمایا فَاَرْسَلْنَا اِلَیْھَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَھَا بَشَرًا سَوِیًّا 0 قَالَتْ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْکَ اِنْ کُنْتَ تَقِیًّا 0 قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ لِاَھَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا 0 تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا تو اس (مریم) کے سامنے تندرست آدمی کی صورت میں ظاہر ہوا تو وہ بولی کہ میں تجھ سے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے فرمایا میں تیرا رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں (مریم ۱۹)

ا۔ ادھر روحی کہا جبریل کو روحنا کہا تو صفت اپنی روح کو جبریل علیہ السلام کو عطا کی تو آدم میں روح پھونکی ادھر جبریل کو اپنی روح کہا تو شرک نہیں تو نبی کریم ﷺ کو نور اللہ کہیں تو بھی شرک نہیں روحی اور من نورہٖ بیانیہ جملہ ہے تبعیضیہ نہیں ہے جیسا کہ بیعت اللہ، ناقۃ اللہ، یداللہ، احیی، ابری، فانفخ، انبئکم، اخلق، کی صفات عطائی کے عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

ب۔ معلوم ہوا کہ اللہ چاہے تو نور (جبرائیل) کو بشری صورت میں بھیج دے تو جبریل نوری اس شکل میں آسکتے ہیں تو میرے نبی کریم ﷺ نور ہو کر بشری صورت میں آسکتے ہیں ہاں بشری بھی ایسی صورت کہ نہ ان جیسا حسین پیدا ہوا نہ پیدا ہوگا نہ ابوبکر نے اس جیسا حسین دیکھا ہے نہ عمر نے اس جیسا حسین دیکھا ہے نہ عثمان

Marfat.com

غنی نے ایسا حسین دیکھا ہے نہ وہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہُ نے ایسا حسین دیکھا ہے نہ بلال نے نہ جبرئیل امین نہ اسرافیل، ومکائیل نہ حوروں نہ غلمان نے ایسا حسین دیکھا ہے کوئی دیکھے بھی کیسے اللہ نے اس جیسا حسین کوئی بنایا ہی نہیں ساری دنیا کائنات وجنت کے حسن جمع ہو جائیں نبی کریم ﷺ کی مثل کوئی نہیں ہے۔(اس کا تو شہر مدینہ ہی بڑا حسین ہے وہاں نوری جلوے ہیں نور کی برسات ہے)

ج۔ جبرائیل امین کہہ رہے ہیں لِاَھَبَ عطا کروں گا یہ اللہ کی صفت وھاب ہے جبرائیل امین بھی لِاَھَبَ کہہ رہے ہیں کیوں؟ کیا یہ شرک نہیں؟ پہلے فرمایا اللہ کا بھیجا ہوا ہوں تو جو اللہ کا بھیجا ہوا ہو۔اس کے کمال کو ماننا، مافوق الاسباب میں تصرف ماننا شرک نہیں بلکہ نا ماننا کفر ہے۔

1- اِلٰہ جان کر کسی اور کا کمال ماننا شرک ہے۔۲۔اِلٰہ نہ مان کر نبی ولی کا کمال ماننا توحید ہے۔اللہ جنہیں بھیجے جنہیں معبوث فرمائے اللہ جنہیں تصرفات عطا فرمائے تو باذن اللہ ماننا عین توحید ہے یہ درست ہے کہ مشرک اپنے باطل معبودوں کو مخلوق مانتے ہیں لیکن یہ اعتقاد رکھنے کے بعد یہ مانتے کہ اللہ نے انہیں الوھیت دے دی ہے تو یہ شرک ہے کہ الوھیت عطا نہیں ہوسکتی ہے الوھیت مستقل ہے اور عطائی مستقل نہیں ہوسکتی ہے مشرکین کہتے لات ومنات عابد وزاہد تھے عبادت کمال کو پہنچی کہ اللہ نے ان ہمارے معبودوں کو الوھیت دے دی (مقالات کاظمی ج) مشرکین ومومنین کے درمیان یہی بنیادی فرق ہے کہ وہ غیر اللہ کے لیے عطاء الوہیت کے قائل تھے لیکن مومنین کسی مقرب کو حتیٰ کہ رسول اکرم ﷺ کے حق میں الوہیت اور غنائے ذاتی

Marfat.com

کے قائل نہیں ہیں جو معبود ہو اس کے لیے واجب الوجود ہونا ضروری ہے جب کہ مشرکین کا ممکن الوجود مان کر بھی معبود اور اِلٰہ سمجھنا بھی ایک بیوقوفی ہے الوہیت اور معبودیت استقلال ذاتی کے بغیر متصور نہیں کسی کو مجازی و عطائی و خلقی معبود و اِلٰہ نہیں کہہ سکتے ہیں اور استعانتِ حقیقی بھی اس سے متصور ہے لیکن استعانت مجازی، محبت و اطاعت مجازی یعنی اللہ نے مخلوق میں یہ اوصاف پیدا کیے ہیں اور دعا میں ان کا وسیلہ اختیار کیا جا سکتا ہے اِیاکَ نعبدُ وَاِیاکَ نستعین ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے مدد مانگتے ہیں معبود صرف وہ ایک اِلٰہ ہے حقیقی مدد کرنے والا وہی ہے لیکن اس کے بندے مدد الٰہی (عونِ الٰہی) کے مظہر ہیں یہ سمجھنا کہ انبیاء اولیاء کی مدد لینا شرک ہے تو یہ عقیدہ باطل ہے۔ مقربان حق کی امداد، امداد الٰہی ہے یہ غیر کی مدد نہیں ہے یہ بتوں کی مدد میں نہیں آتا اگر یہ شرک سمجھیں گے جیسا وہابیہ کہتے ہیں تو پھر قرآن کی تعلیم کے اُلٹ ہوگا۔ فَاَعِینُونِی بِقوۃٍ تو میری مدد (اپنی) طاقت سے کرو (الکہف ۹۵)۔ ادھر ہے لا قوۃ اِلاّ باللّٰہ ھی العَلِیُّ العظیم اللہ کے علاوہ کسی کو طاقت نہیں وہی اعلیٰ و عظیم ہے اللہ کی دی ہوئی قوت سے دوسروں سے مدد لینا جائز ہوا۔

فا ستغاثہ والذی مِن شیعۃ علی الذی مِن عدوّہ (القصص ۱۵)

(تو موسیٰ سے) اس نے مدد مانگی جو اس کے گروہ کا تھا اس پر جو اس کے دشمنوں میں سے تھا۔

اب یہاں اللہ اس مدد کو شرک نہیں کہہ رہا شرک وہ مدد ہے جو غیر اللہ کو اِلٰہ سمجھ کر مدد لی جائے۔ نبی ولی سمجھ کر ان کی مدد لینا جائز ہے کہ اللہ سے تو کمزوروں نے یہ دعا کی۔

Marfat.com

واجعل لنا مِن لد نک ولیا واجعل لنا مِن لد نک نصیراً O اے اللہ ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے۔

اللہ سے مدد طلب کی کہ کسی دوسرے کے وسیلہ وسبب سے ملے دوسرے کے وسیلہ وسبب سے مدد لینا اللہ کے فرمان وقرآن کے تحت جائز ہے۔

حضرت خضر کے تینوں واقعات دیکھ لیں جن میں اُمور غیبیہ و مافوق الاسباب میں تصرف کا ذکر ہے، کشتی کو چھید کیا کہ کشتی بادشاہ نہ چھین لے دیوار چنی تھی کہ یتیموں کا مال محفوظ رہے۔ بچہ کو قتل کیا۔ امور غیبیہ میں کس طرح مدد کی۔

فسقیٰ لھُما ثم تولیٰ اِلی لظل تو موسیٰ نے ان دونوں کے جانورں کو پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف پھرا۔ (القصص ۲۴)

یَا ایُّھا الملوء ایُّکم یا تِینی بعر شھا قبل اَنّ یا تو نی مُسلمین (النمل ۳۸) کون ہے تم میں کہ اس کے تخت کو میرے پاس لے آئے قبل اس کے وہ میرے مطیع ہو کر آئے' وہاں جن بھی موجود تھا لیکن اس کی قوت نہ تھی جو قوت ایک ولی کی تھی۔

قال الذی عندہٗ علمٌ من الکتاب انا اٰتیک بِہ قبل ان یرتد الیک طرفکَ (انمل ۴۰)

جس کے پاس کتاب کا علم تھا یہ کہ میں (آنکھ کی) پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔

ا۔ حضرت سلیمان نے غیبی قوت سے مدد چاہی کہ وہ سورج کو پوجنے کی بجائے سلیمان کی نبوت اور اللہ کی توحید کا اقرار کرے۔ اسی طرح محبوبان خدا دور سے دیکھتے ہیں۔

Marfat.com

ب۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ندا کی اور مدد چاہی اور زبور کے علم والے نے کس قدر تصرف فرمایا اور ایک پلک جھپکنے سے پہلے آنے کا کہا کہ اللہ نے یہ قوت عطا فرمائی ہے کجا نبی کریم ﷺ کو حاضر و ناضر ماننا شرک سمجھا جائے۔ یہ تصرف مافوق الاسباب ہے۔

Marfat.com

باب نمبر۲

دررسالت سے استعانت:۔

ولو اَنّھم اِذ ظَلَمُو اانفسُسَھُم جا ئو ك فا ستغفر الله وَاَستغفِر لَھم

الرسول لو جدالله تو ا بًا رحیماًO

اے محبوب ﷺ یہ اپنی جانوں پر ظلم کر کے تمہارے حضور حاضر ہوں اور اللہ سے بخشش طلب کریں اور آپ ﷺ بھی ان کے واسطے سفارش کریں تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں (النساء۶۴)

1۔ مغفرت کے لیے وسیلہ محبوب ﷺ خدا درکار ہے اور اللہ تعالیٰ (عزوجل) در رسالت ﷺ پر بھیج رہا ہے حالانکہ خود بخشنے والا ہے لیکن وسیلہ رسول اللہ ﷺ سے بخشش کا ذکر ہے۔لہٰذا یہ آیت جو ہے بتوں کی نفی ہے جن کا وسیلہ حرام ہے۔ والذین اتخذُو مَن دونه اولیاء ما نعبُدُ ھم اِلاَ لِیُقرِبُونا اِلی الله زُلفٰی(الزمر۳) اور جنہوں نے نے اس کے سوا والی (معبود) بنا لیے کہتے ہیں ہم صرف ان کی عبادت اس لیے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔

من دون بت ہیں:۔

2۔ بتوں کو پوجنا اور مدد والی بنانا حرام ہے۔ خواہ اللہ کے قرب کے لیے پوجا جائے۔ہم اہلسنت وجماعت اس قرب کے قائل نہیں۔ہم جا ئوك اورلھم الرسول والے قرب کے قائل ہیں۔

Marfat.com

ا۔لہٰذا ایک وسیلہ جائز ہوا ب دوسرا وسیلہ حرام ہوا جو بتوں وغیرہ کا ہے یہ فرق تو سمجھنا لازمی ہے ورنہ قرآن میں اپنے قیاس سے الجھن وگمراہی خریدیں گے جیسا کہ یضل بِہٖ کثیرا و یهدی بِہٖ کثیرا (البقرہ) اس قرآن کریم سے بہت سے گمراہ ہوئے بے شمار ہدیت پا گئے۔

اِنَّ یتبعُون اِلَّا الظن وَانھُم اِلَّا یخرصوُن (یونس ٦٦) ہیں وہ پیروی کرتے مگر اپنے گمان کی اور وہ کہیں اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

ا۔ کافر و مشرک اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہیں جو حرام ہے۔ لیکن اس سے پہلے اولیاء اللہ کا ذکر ہے۔ جن کو ماننا عین ایمان ہے۔

ب۔ نبی کریم ﷺ کا وسیلہ ماننا جائز ہے عین توحید ہے۔ اب سرے سے ہر وسیلے کا انکار کرنا ظن وگمان ہے۔ مشرکوں کو بتوں کے بارے وہم ہوا تو آج کے بعض منکرین ومفسدین کو انبیاء کے وسیلہ سے جو انکار ہے یہ بھی محض ایک اٹکل اور ظن ہے۔ اور منافقین کا وطیرہ ہے۔

وَ اِذقیل لَھُم تعالوا یَستَغفِرلَکُم رَسُولُ اللہ (المنٰفقون ۵)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ تا کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ معافی چاہیں۔

لوّوارُو سھم وَ رَاَیتَمُ یَصدوُن وَھُم مستکبِرُون (۵)

اور تم ان کو دیکھو کہ سر ہلاتے ہیں اور غرور کرتے ہیں منہ پھیر لیتے ہیں۔

منافق ابن ابی کا جھوٹ ظاہر ہوا تو کہا گیا بارگاہ رسالت ﷺ میں چلو تا کہ حضور نبی کریم ﷺ تمہارے لیے معافی مانگیں تو گردن پھیری اور کہنے لگا تم نے کہا

Marfat.com

یمان لاؤ تو ایمان لایا تم نے کہا زکوۃ دو تو زکوۃ دی اب کیا محمد کو سجدہ کروں (کنزالایمان)

پھر اللہ نے فرمایا اس گستاخ کے لیے استغفار کرنا یا نہ کرنا ایک برابر ہے۔ یعنی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آنا اور جرم کے سلسلہ میں حضور ﷺ کا وسیلہ لینا جائز ہے یہ شرک نہیں اور انکار کرنے والا منافق ہے۔ ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے وسیلہ کا انکار کرنے والا پہلا شخص ابن ابی منافق تھا۔ احادیث اٹھا کر دیکھ لیں حضور ﷺ کے تو لباس مبارک میں شفا ہے۔ جو صحابہ اس پر عمل کر کے قمیض سے شفاء و رحمت حاصل کرتے ہیں یہ حضرت یوسفؑ کی قمیض کی شان دیکھیں

اِذ ھَبُوا بقمیصی ھذا فالقُوعلی وجہ اَبی یات بصیرا (یوسف ۹۳) یہ میرا کرتہ لے جاؤ اور میرے باپ کے منہ پر ڈال دو ان کی بینائی لوٹ آئے گی۔ اب دیکھیں کرتہ کے وسیلہ سے آنکھوں کو شفا ملتی ہے تو حضور ﷺ کے مستعمل کپڑوں میں کتنی شفاء ہے۔ جن کی چادر مبارک، کمبل مبارک کا خدا ذکر کر رہا ہے۔ (حضور ﷺ کا وسیلہ، تبرکات کا وسیلہ میری تصنیف ''خورشید رحمت'' اور ''نوری وسیلہ'' میں تفصیل دیکھی جا سکتی ہے) بس یہ ہم نے سمجھ پیدا کرنی ہے کہ کون سا وسیلہ جائز یا شرک ہے۔ اور قرآن میں کئی دوسری اور آیات ہیں جن میں جائز وسیلہ اور شرکیہ وسیلہ کا بیان ہے۔ دوسروں کو اللہ کا بیٹا جان کر مخلوق اور بت وغیرہ کو الٰہ جان کر پوجنا پکارنا اور وسیلہ لینا شرک ہے۔ انبیاء اولیاء اللہ کا باذن اللہ وسیلہ ڈالنا یا لینا جائز ہے۔ حیرانگی اور افسوس یہ ہے کہ خود یہ وسیلہ کے منکرین دوسروں سے

Marfat.com

مدد لیتے رہتے ہیں لیکن انبیاء اولیاء اللہ کے وسیلہ کا انکار کیا جاتا ہے تو کیسا تضاد دین ہے؟

حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کسی سے سوال مت کرو توان کا چابک گر پڑتا تو خود پکڑتے سوال نہ کرتے لیکن دینی امور میں وسیلہ اختیار کرتے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ اُم حرام کے گھر تشریف لائے۔ انہوں نے کھانا کھلایا پھر آپ ﷺ کے سر میں کنگی مبارک کی پھر حضور ﷺ سو گئے پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے پوچھا مسکرانے کا کیا سبب تو آپ ﷺ نے فرمایا میری اُمت مجھ پر پیش کی گئی (عرضِ علی) جو سمندر کے سینوں پر اس طرح سوار ہونگے جس طرح کہ بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ادع اللہ ان یجعلنِی مِنھم فدعا لھا یا رسول اللہ ﷺ میرے لیے دعا فرمائیں کہ میں ان میں سے ہو جاؤں تو آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ پھر حضور ﷺ سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے پھر پوچھا مَا یُضحك یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے ہنسایا ہے۔ فرمایا میری اُمت پیش کی گئی جو پہلوں کی طرح اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے عرض کیا یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی مِنھم قال انت مِن الاولین۔ یارسول اللہ آپ دعا فرمائیں میں ان میں شامل ہو جاؤں فرمایا تو پہلوں میں شامل ہو چکی ہے یہ معاویہ بن ابی سفیان کے عہد میں جہاز پر سوار ہوئیں اور سمندر سے نکلنے کے بعد اپنی سواری سے گر پڑیں (بخاری کتاب الجہاد ۵۷، ج۲)

ا۔ اظہار علم غیب ہے (ب) وسیلہ دعا مصطفےٰ ﷺ ہے اب یہ چکمہ دیا جاتا ہے

Marfat.com

کہ وہ فوت شدگان ہیں۔روح نکل گئی اب ان کے پاس وہ قوت نہیں۔

یہ بھی خودساختہ اور ظنی عقیدہ ہے۔اس کا کوئی ثبوت نہیں غیر احیاء، بت ہیں ۔ورنہ انبیاء تو اپنی قبور میں نمازیں پڑھتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر خارجی گروہ کو اسی لیے ساری مخلوق سے برا جانتے اور فرمایا انھم انطلقو الی آیا ت نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المومنین (بخاری ج ۲ باب قتال الخوارج)

جو آیات کفار و مشرکین کے لیے اتری ہیں انہیں مسلمانوں پر چسپاں کر دیتے ہیں۔مشرکین تو جھوٹ باندھتے کہ اللہ نے انہیں اذن دیا' جو نہیں دیا۔یہاں اللہ خود فرمائے میرے اذن سے یہ کام کرتے ہیں تو شرک دور ہوا۔جسم فانی ہے روح باقی و قائم ہے۔فانی کے اثرات فانی، روح کے اثرات باقی۔بلکہ مشرکین کفار ہندو دیگر مذہب والے بظاہر زندہ ہیں لیکن کیا سانسوں کا نام زندہ ہونا ہے نہیں اللہ نے فرمایا ہے اَوَمَنۡ کَانَ مَیۡتًا فَاَحۡیَیۡنٰہُ (الانعام ۱۲۲)

اور کیا وہ مردہ تھا تو ہم نے اسے زندہ کیا۔"عالم ارواح" میں یہ بحث کی ہے۔

بعد رحلت مدد کے بارے یہ دیکھیں

لَتُؤۡمِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنۡصُرُنَّہٗ (آل عمران ۸۲)

تو ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔

Marfat.com

باب نمبر ۳

وَلی:۔

بمعنی دوست یا مددگار ایک ولی جو اولیاء اللہ ہیں دوسرے ولی جو اللہ کے بمقابل ہیں۔

ا۔ ولی من دون کی دو صورتیں ہیں ایک اللہ کے دشمنوں کو دوست بنایا جائے جیسے کافروں بتوں اور شیطان وغیرہ۔ دوسرا ولی کو اللہ کے مقابل مددگار بنایا جائے یہ دونوں کفر و شرک ہے۔ ب۔ ولی بمعنی پوجا پاٹ و معبود و اِلٰہ لیا جائے یہ قابلِ مذمت و شرک ہے اب فرق دیکھیں مَا لَکُم مِن دُونِ اللّٰہ مِن ولِیٍ وَّ لا نَصِیر (شوریٰ آ ۳۱) اللہ عزوجل کے مقابل نہ تمھارا کوئی دوست ہے نہ مددگار ہے لایَتَّخِذِ المومِنُون الکٰفرین اولیاء مِن دونِ المومنین مسلمان کافروں کو دوست مت بنائیں مسلمانوں کے سوا" ان دو آیات میں ولی من دون کا ذکر ہے اللہ کے مقابلہ کوئی مددگار نہیں دوسری میں دشمنانِ خدا کو دوست بنانے کی ممانعت ہے اَفَحَسب الذین کفرو اَن یَّتَّخِذُو عبادی من دونی اولیاء انا اَعتدنا جھنم للکٰفرین نُزُلا (الکہف ۱۰۲) تو کیا کافر سمجھتے ہیں وہ میرے سواء میرے بندوں کو معبود بنالیں بے شک کافروں کی مہمانی جہنم میں ہوگی مثل الذینَ اتَّخَذُمِن دونِ اللّٰہ اولیاء کمثل العنکبوتِ اِتَّخَذَت بیتاً (العنکبوت ۴۱ پ ۲۰) ان کی مثال جنہوں نے اللہ کے سواء اور معبود بنالیے مکڑی کی طرح ہے جالے کا گھر بنایا یہاں ولی بمعنی معبود ہے جو کفار و مشرکین کی مذمت کی گئی ہے ادھر یہ آیات دیکھیں اَلَا اِنَّ

Marfat.com

اولیاء اللّٰہ لا خوفٌ علیھم وَ لا ھم یحزنون (یونس) خبردار اللہ کے دوست نہ ان پر خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے جو بت ہیں وہ من دون ہیں اور جو نیکو کار ہیں وہ اولیاء اللہ ہیں بلکہ ولیہ قدم رکھے وہ مقائم شعائر اللہ بن جاتا ہے۔

ان الصفا و لمروۃ من شعائر اللہ فمن حجّ البیت او عتمر فلاح جناح علیہ ان یطوف بھما ومن تطوع خیر فان اللہ شاکرٌ علیم O

(البقرہ ۱۵۸)

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تو جو گھر کا حج یا عمرہ ادا کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف (سعی پھیرے) کرے جو بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے۔ زمانہ جاہلیت میں کافروں نے صفا مروہ پر بت رکھے تھے کفار سعی کرتے ہوئے ان کی تعظیم کرتے یہ بت توڑ دیے گئے اب مسلمان ہچکچائے کہ یہاں بت تھے تو ارشاد ہوا کہ یہ مشرکانہ فعل نہیں خوب طواف کرو۔ (کنزالایمان) گویا عبادت خدا کی ہے لیکن کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنا جائز ہے یہ اللہ کے بندوں کا اعزاز ہے کہ صفا مروہ کو شعائر اللہ کہا ہے غیر اللہ نہیں کہا اس طرح غیر اللہ اور اولیاء اللہ میں امتیاز کرنا ہوگا صفا مروہ کی تعظیم عین تقویٰ ہے جب کہ من دون جو ولی ہیں ان کی مذمت ہے لہذا یہ فرق نہ کریں گے تو قران کے نزول وشان کے الٹ ہوگا اسی طرح یہ آیات مبارکہ دیکھیں انما ولیکمُ اللہ وَرسولہ والذینَ امنو (المائدہ ۵۵) اور بے شک تمہارے دوست ہیں اللہ اس کا رسول اور ایمان والے فان اللہ ھو مولہ، وجبرائیل وصالح لمؤمنین

Marfat.com

والملئکۃ بعد ذالک ظهیر ○ (التحریم ۴) تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے جبرائیل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے ہیں سعودیہ کی طرف سے چھپے ہوئے قرآن کا ترجمہ اٹھا کر دیکھ لیں. مدد کے معنی کیے ہیں و الذین اٰوَوْا و نصروا اُلٰئِك بعضھم اولیاءُ بعض (پ ۱۰) اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی ان کے بعض اولیاء (وارث) ہیں النبی اولیٰ بالمومنین من انفسِھم (الحزاب ۴) یہ نبی مومنوں کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں۔

جن کو اللہ سے نسبت ہو وہ اولیاء اللہ ہیں ان کی شان بہت بلند ہے مذکورہ آیات ربانی میں نصرو کہہ کر مدد کرنا اور اولیاء و مالک مجازی دوسروں کو سمجھنا عین توحید ہے شرک وہی مدد ہے جو بتوں سے لی جائے یا کسی اور کو الہ جان کر لی جائے خدا کا بیٹا مان کر مدد لی جائے یا اللہ کے مقابل کسی دوسرے کی مدد لی جائے یا دوسروں کی عبادت کی جائے یہ حرام ہے ورنہ نہیں۔

ا۔ اولیاء اللہ سے مدد لینا ان کو دوست رکھنا یہ جائز ہے۔ ب۔ اولیاء اللہ یا نبی کو اِلٰہ سمجھنا عبادت کرنا شرک ہے اس فرق کو سمجھے بغیر قرآن کے اصلی مفہوم کو سمجھنے سے محرومیت ہوگی اللہ کے ولی سے دشمنی خدا سے دشمنی ہے یہ حدیث مبارکہ دیکھیں عن ابی ھریرہؓ قالَ قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ تعالیٰ قال من عادی لی ولیا فقداذنتهٗ بالحرب وماتقرب الی عبدی بشیءٍ احب الیّ مماافترضت علیہ ومایزال عبدی یتقرب اِلیّ بالنوافل حتیٰ احبهٗ فاذااحببته فکنت سمعه الذی یسمع بِه وَبصره الذی یبصر بِه و یده التی یبطش بها یمشی

Marfat.com

بھا وان سالنی لا عطینہٗ و لئن استعاذنی لا عیذنہٗ (بخاری ج ۳ کتاب الرقاق مشکوٰۃ ج ا کتاب الدعوات) اللہ نے نبی کریم کی زبان مقدس سے فرمایا جس نے میرے ولی سے عداوت کی۔ میرا اس سے علان جنگ ہے اور جن سے میرا بندہ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے ان میں سب سے محبوب بنالیتا ہوں جسے میں محبوب شے فرائض ہیں حتیٰ کہ میں اسے محبوب بنالیتا ہوں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے آنکھیں ہو جاتا ہوں سے وہ دیکھتا ہے اُس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر مجھ سے مانگیں تو اسے ضرور دیتا ہوں اگر میری پناہ چاہے تو پناہ دیتا ہوں۔

1- اللہ کے ولی کا یہ مقام ہے کہ اللہ کی سماعت و بصارت بن جاتا ہے اسی کی قوت سے پکڑتا اور چلتا ہے یہی وجہ ہے کہ کتاب کے علم والا پلک جھپکنے میں تخت لے آتا ہے۔

2- (الف) کیا ایسا ولی کے متعلق جاننا یہ ماننا شرک ہے ہرگز نہیں اللہ نے صفات عطا فرمائی ہیں اور ایسی کہ ولی کی تعریف ہو رہی ہے۔

(ب) بصرہ الذی اور من دون میں فرق پر غور کورو۔ من دون، علاوہ مقابلہ بصرہ الذی، اللہ کی نگاہ فرق تو دیکھو۔

3- وہ سوال کریں اللہ پورا کرتا ہے اس لیے اولیا کی دعا کا ہم سہارا لیتے ہیں کہ وہ مقبول عنداللہ ہیں ان کی دعائیں بھی مقبول عنداللہ ہیں یہ کہنا کہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ہم تمھاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں تو اللہ سے براہ راست مانگنا چاہیے یہ درست ہے اللہ ہمارے قریب ہے لیکن معتزلہ کا عقیدہ اور ان

Marfat.com

منکرین مدد اولیا اللہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ کی ذات عرش پر ہے صفات سے ہر جگہ ہے تو پہلے تو اللہ کو صحیح قریب یہ نہیں مان رہے ہیں دوسر اللہ ہمارے قریب ہے لیکن ہم حجابات میں ہیں جن کے پردے اٹھ گئے وہ اللہ کی قوت وسماعت بن گئے وہ دور و نزدیک کی فریاد سنتے ہیں اور اللہ ان کے سوال کو رد نہیں کرتا اسی طرح حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں لو اقسم اَبَرہ اللہ وہ اگر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔

اولیا کرام کے بے شمار واقعات ہیں جو انہوں نے کہا یا قسم کھائی تو پوری ہوئی یہ بت ہیں جو کچھ نہیں کر سکتے ہیں ورنہ ہر کام باذن اللہ عین توحید ہے۔ اللہ کے ولی کی شان ماننا ان کا وسیلہ وغیرہ اور بتوں کو معبود و ولی بنانا دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے مَن ذالذی یشفع عِندہٗ اِلا باذنِہٖ کون ہے جو اللہ کے اذن کے بغیر شفاعت کرے (پ ۳)۔ یعنی ان بتوں کو کوئی اجازت نہیں تمہاری شفاعت کریں یہ تمہارا مشرکانہ عقیدہ ہے۔ ان معبودوں سے توقع لگائے بیٹھے ہو اور باذنِہٖ کے تحت حضور ﷺ شفاعت فرمائیں گے۔ بخاری مسلم ترمذی کی احادیث اٹھا کر دیکھ لیں۔ امام الانبیاء انبیاء کرام، حفاظ شہید، قرآن کی بھی شفاعت قبول ہوگی۔

یعبدون مِن دون اللہ مالا ینفعھم ولا یضُرھُم اور پوجتے ہیں وہ اللہ کے علاوہ جو نہ نفع دے سکیں نہ نقصان، یہ سب بت ہیں۔ یہ عبادت کرنا شرک ہے۔ ان میں سکت نہیں کہ مکھی بنا سکیں تو یہ سب بت ہیں ورنہ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا ہے یوسف علیہ السلام کی قمیض کا زکر کیا ہے۔ وسیلہ نبوت و رسالت کا ذکر کیا ہے۔ جن سے باذن اللہ نفع ہی نفع ہے۔ حضور ﷺ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا ہے

844 77

Marfat.com

یہاں رحمت ہیں وہاں نفع ہی نفع ہے۔ فلا یملکون کشف الضُرِ عنکم پس نہیں مالک ہیں کہ وہ تم سے تکلیف دور کریں (بنی اسرئیل) بالمومنین رئوف رحیم مسلمانوں پر کمال مہربان ہیں ان میں فرق دیکھیں بت اور نبوت میں فرق ہے جو قرآن بتا رہا ہے۔

وما کان اللہ لِیُعَذبهم وَانت فیهم وما کان اللہ مُعذبَهم وَهم یستغفرون ٥ (الانفال ٣٣) اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک آپ ﷺ ان میں موجود ہیں اور اللہ عذاب نہیں کرنے والا کہ ان میں جب تک بخشش مانگ رہے ہوں نبی کریم ﷺ کی رحمت کا صدقہ اللہ عذاب نہیں دیتا عذاب کا دور ہونا نفع ہے اور حضور علیہ السلام جب مکہ سے اپنے گھر سے نکلے کفار نے گھیرا ڈالا حضور ﷺ نے ایک مشت خاک اٹھائی اور آیت مبارک پڑھی انا جعلنافی اعنا قهم اغلا لا بے شک ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں پڑھ کر محاصرہ کرنے والوں کی طرف پھینکی سب کی آنکھیں اندھی ہوگئیں اور حضور ﷺ کو دیکھ نہ سکے۔ ایک طرف عذاب کا ٹلنا فائدہ ہے دوسری طرف کافروں کا اندھا ہونا ان کے لیے خسارہ ہے۔ وہ بھی نبوت کی رحمت ہے یہ بھی نبوت کی شان ہے۔

ہمارا سوال ہے کیا تمہارے نزدیک شرک کی واضح تعریف ہے جو قرآنی مفہوم کے مطابق ہو۔

یہ کہنا مافوق الاسباب مدد کرنے والا کوئی نہیں جن آیات میں اللہ کے بندوں کی مدد و ولائت کا ذکر ہے وہ زندوں کی غائبانہ مدد ہے۔

Marfat.com

جوابؔ :۔

1- یہ توحید غلط ہے خود ساختہ ظن ہے مدد کی آیات میں کوئی قید نہیں اگر ہے تو دکھاؤ؟ مافوق الاسباب مردوں کی مدد کی نفی قرآن کی آیت اور خبر واحد سے بھی مقید نہیں ہوسکتی ہے۔ یہ تمہارا وہم وگمان ہے جس سے قید کررہے ہو۔ تمہارا ظن خود قرآن کے الٹ ہے قرآن میں دون بمقابل نفی مدد ہے نہ کہ مردہ کی یہ صریحا تحریف ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض سے آنکھ کو شفاء ملی، حضرت عمر نے مدینہ منورہ بیٹھے ساریہ کی مافوق الاسباب مدد فرمائی دشمن کی خفیہ سازش سے آگاہ کیا۔ یہ غائبانہ مافوق الاسباب مدد ہے کیا اقرار ہے یا انکار ہے رہا بعد رحلت تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنی رحلت کے بعد مافوق الاسباب یہ مدد فرمائی پچاس نمازوں کی پانچ ہو گئیں۔ تو کیا تمہاری خود ساختہ توحید میں یہ توحید ہو گی یا شرک ہوگا؟ کیا غائبانہ امداد منع ہے کیا حاضرانہ مدد جائز ہے؟ تو حضور ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہو کر مدد مانگیں تم اسے بھی شرک کہتے ہو لہذا تم حاضرانہ بھی نہیں مانتے ہو۔ یہ ان قیود سب باطل ہیں ان کا کوئی قرآن وحدیث سے ثبوت نہیں۔

بس اللہ کے مقابل نہ کوئی مددگار ہے نہ سفارشی ہے نہ حمائتی ہے نہ کوئی وکیل ہے نہ کوئی دوست ہے اللہ کے اذن وعطا سے جائز ہے۔ جہاں بندوں کی ولایت و حمایت وشفاعت کی نفی ہے وہاں اللہ کے مقابل ہے۔ اذن وعطا الٰہی اور مقابل میں فرق کرنا ہوگا حضرت ابراھیم علیہ السلام نے جس پتھر پر قدم رکھے وہ طواف کرتے ہوئے طواف نفل اس کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھنا سنت ہو گئے سجدہ میں سر اس

Marfat.com

پتھر کی طرف ہو واتخذو من مقام ابراھیم مصلیٰ تم ابراھیم کے مقام کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ۔

یعنی اس میں خاص برکت ہے اللہ نے فرشتوں سے آدم کو سجدہ کروایا۔ اللہ کا حکم سمجھ لیا تو سجدہ بھی امر ربی تھا جائز ہوا۔ کسی کو اِلٰہ سمجھ کر عبادت کرنا حاجت روا ماننا شرک ہے ورنہ نہیں۔ اللہ ان مقامات کی تعظیم کروا رہا ہے۔ بتوں اور اللہ کے بندوں کی تعظیم میں فرق دیکھنا ہوگا۔

شرک کے معنی حصہ یا ساجھا ہیں۔ برابر جاننا جیسے کفار کہتے تھے تاللہ اِن کنا لفی ضلال مُبین ○ اِذنسویکم برب العلمین خدا کی قسم یہ کھلی گمراھی میں تھے۔ کہ تم کو رب لعلمین کے برابر ٹھراتے تھے (علم القران) برابر جاننے کی یہی صورتیں ہیں انہیں اِلہ جانیں خدا کا ہم جنس جانیں۔ خدا کا بیٹا مانیں۔ خدا کی بیٹیاں مانیں۔ جیسے عیسائی یہودی اور مشرکین عرب سمجھتے تھے مزید حقیر نے "عقیدہ توحید اور وسیلہ" میں عرض کیا ہے۔

اعتراض:۔

مشرکین عرب بتوں کو مخلوق سمجھ کر فریاد رس مشکل کشا، حاجت روا، دور سے پکا رسننے والے عالم غیب وسیلہ مانتے تھے وہ خالق مالک رازق قابض موت حیات دینے والا نہیں مانتے تھے لہذا وہ مشرک ہوئے قرآن کی رو سے۔ بس آج کے مسلمان نبیوں ولیوں کے لیے مذکورہ چیزیں ثابت کرتے ہیں انہیں کی طرح مشرک ہوئے۔

Marfat.com

جواب:۔

یہ قرآن پاک پر افترا ہے وہ بتوں کو رب کے مقابل ان صفتوں سے موصوف کرتے تھے لیکن مومنین اللہ کے اذن سے اللہ کے مقبول بندے سمجھ کر مانتے ہیں جو قرآن سے ثابت ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا کوڑھیوں کو شفا دینا۔ موسیٰ علیہ السلام۔ کا بکریوں کو پانی پلانا۔

آصف برخیا کا تخت لانا حضرت جبرائیل کی گھوڑی کی ٹاپ کی خاک نے بے جان بچھڑے میں جان ڈال دی (علم القرآن صفحہ ۴۹) حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کا روحوں کو حج کے لیے پکارنا۔ سلیمان علیہ السلام کا تین میل سے چیونٹی کی آواز کا سننا۔ موسیٰؑ کے عصا سے چشموں کا نکلنا۔ یہ مافوق الاسباب کیا شرک ہو گئے بلکہ معجزہ اور کرامت وہی ہوتا ہے جو اسباب سے ورا ہو۔ اگر مافوق الاسباب کا تصرف شرک ہو تو ہر معجزہ کرامت ماننا شرک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ موت دیتا ہے لیکن یہ دیکھیں قل یتوفاکم ملك الموت الذی وکل بکم فرمادیں تم سب کو فرشتہ موت کا موت دے گا جو تم پر مقرر ہے۔ حتیٰ اِذا جاء تھمُ رُسُلُنا یتوفوَ نھمُ (پ۸) یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے قاصد آجائیں کہ انہیں موت دینے۔ یہ موت کے فرشتے بیک وقت ہر جگہ تصرف کرتے ہیں بلکہ ابلیس ملعون کو یہ قوت دی گئی ہے بے یک وقت سب کو دیکھتا ہے وہ اور اس کا قبیلہ تم سب کو وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے تم انہیں دیکھ سکتے ہو۔ اسی طرح ماں کے پیٹ میں فرشتہ بچہ بناتا ہے یہ مافوق الاسباب ہی تو ہیں۔

Marfat.com

باب نمبر ۴

رب کے مقابل:

رب کے مقابل قوت ماننا شرک ہے الٰہ سمجھ کر ماننا شرک ہے اللہ کے بندوں کو باذن وعطا الٰہی ماننا عین توحید وایمان ہے اسی طرح نداعباداللہ جائز ہے۔جس کا ذکر رسالہ نداعباداللہ میں ناچیز نے کیا ہے۔اس طرح علم غیب کا ذکر خورشید رحمت، خورشید سارب میں کیا ہے کہ عطائی علم غیب برائے نبوت ورسالت ماننا شرک نہیں جن میں دوسروں کے علم غیب کی نفی ہے وہ ذاتی علم غیب اللہ سے خاص ہے یہ نہ ماننا کفر ہے جن آیات میں عطائی علم غیب فرمایا ہے یہ نہ ماننا بھی کفر ہے۔

سمیع وبصیر:

یہ اللہ کی صفت ہے اور فرماتا ہے انسان کو سمیع وبصیر بنایا ہے تو اللہ کی صفت حاجت منداور نیاز مند ہو کر نہیں بلکہ ذاتی ہے۔

یہی الوہیت وعبدیت میں فرق ہے (مقالات کاظمی ۲۱)

یہ واضح ہو گیا اللہ کی صفات اپنے تئیں کسی کی عطا کردہ نہیں ہیں۔اللہ عزوجل دوسروں کو عطا کرتا ہے اگر عطا کردہ صفت کا انکار کریں تو کوئی سمیع نہیں ہے نہ کوئی دیکھنے والا ہے نہ کوئی زندہ ہے نہ علم والا ہے اللہ تعالیٰ کے کمالات اپنے ذاتی ہیں دوسروں کے کمال عطا کردہ ہیں عطا کردہ اختیار علم سمیع وبصیر مانیں تو شرک کیسا؟ عطا کے تصور سے شرک کی نفی ہوگی۔اولیاءاللہ کے لیے مافوق الاسباب کنت لہ

Marfat.com

سمعا و بصرا فرمایا ہے۔ یعنی عام آدمی اور اولیاء اللہ کی سماعت و بینائی میں بھی فرق ہے۔ یہ کتنی ہے دینے والا جانے یا جسے ملے وہ جانے۔ یہ انسانیت کا کمال ہے بندہ اللہ کی صفات کا مظہر ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا نور جب اس کی روح کو صیقل کرے گا تو وہ ہر نزدیک و دور کی چیز دیکھ لے گا کفار مکہ تو محض افترا و جھوٹ باندھتے کہ اللہ عزوجل نے کمالات عطا فرمائے ہیں جبکہ انبیاء اولیاء اللہ کے کمالات تو اللہ نے قرآن میں بیان فرمائے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے احادیث میں بیان فرمائے ہیں جیسا کہ حدیث قدسی پہلے لکھی ہے۔ مرنے کے بعد سمع و بصر ختم نہیں ہوتی ہمیں شعور نہیں۔ جیسا کہ اللہ نے شہید کی حیات کا قرآن میں ذکر کیا ہے۔ بعد رحلت انبیاء نمازیں پڑھتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام بیت المقدس گئے۔ موسیٰ علیہ السلام کو تلبیہ پڑھتے دیکھا گیا۔ نمازوں میں تخفیف کرائی جو احادیث سے ثابت ہے۔ ترمذی کی روایت کہ صحابہ نے قبر سے سورۃ ملک کی آواز سنی۔ حضرت سعید بن میتب قبر رسول ﷺ سے اذان کی آواز سنتے ہیں حضور ﷺ کے روضہ کے صدقہ بارش نازل ہوئی (مشکوۃ)۔

امام بیہقی شعب الایمان میں اپنی سند سے یہ روائیت کرتے ہیں ایک صالح عورت کا انتقال ہو گیا ایک کفن چور اس کے جنازہ کی نماز میں آیا کہ قبر کا پتا چل جائے۔ رات ہوئی قبرستان میں گیا قبر کھود کر کفن پر ہاتھ ڈالا وہ بول اٹھی سبحان اللہ ایک جنتی شخص ایک جنتی عورت کا کفن چراتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان سب کی بخشش کر دی ہے جو میرے جنازے میں آئے ہیں (مقالات کاظمی از شرح الصدور)

بس ولیوں کا یہ مقام ہے کہ کوئی جنازہ میں جائے تو ولی بن جائے اب یہ کوئی

Marfat.com

سمجھے یہ شرک ہے یا روحانی قوت بعد رحلت نہیں تو یہ سراسر غلط ہے اور بغیر ثبوت کے بات ہے۔لقاء الارواح، عمدۃ العقائد میں ناچیز نے تشریح کی ہے اللہ اور اُس کا رسول عطا کرتا ہے۔

ولو اَنهم رَضُوا ما اتاھُم الله رسولُهٗ اور کیا اچھا ہوتا اگر اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور رسول نے ان کو دیا (التوبہ ۵۹) قالو حسبنا الله سیُو تینا الله مِن فضلِه وَ رسولُهٗ اور کہتے ہیں ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے اللہ اپنے فضل سے اور اُس کا رسول ﷺ (التوبہ ۵۹) ما نقمو اِلّا اَن غنھُمُ اللّٰهُ رسولُهٗ مِن فضله کیا انہیں برا لگا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اپنے فضل سے غنی کر دیا۔اب دیکھ لیں عطا کرنے اور غنا میں اللہ نے رسول ﷺ بھی مشترک کیا ہے۔بعض کہتے ہیں مراد مال غنیمت ہے۔

مثلاً اللہ کا رسول مافوق الاسباب میں تصرف فرما کر عطا کرتا ہے۔

ا۔ حافظہ عطا کرنا:

حضرت ابو ھریرہ نے رسول خدا کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ ﷺ سے کثرت سے باتیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ چادر پھیلا دی دونوں ہاتھوں سے لپ بنائی چادر میں کچھ ڈال دیا فرمایا اسے لپیٹ لو میں نے لپیٹ لی۔ فما نسیتُ شیئاً حدّ ثنا اس کے بعد میں کوئی بات نہ بھولا (بخاری ج ا)

Marfat.com

۲۔ علم ظاہری و باطنی عطا کرنا:

حضرت ابو ھریرہؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو تھیلے علوم حاصل کیے ہیں ایک کو میں نے عام کیا اگر دوسرے کو ظاہر کروں تو قُطِعَ ھٰذا البلعوم میرا نرخرہ کاٹ ڈالیں (بخاری ج ۱)۔ یہ وہی علم ہے جو حضرت خضر نے کشتی میں چھید کیا بچے کو قتل کیا دونوں باتیں ظاہری طور پر درست نہ تھیں لیکن ان میں جو اسرار تھے وہ صاحب علم ہی جانتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ عطا کر رہے ہیں اللہ بھی عطا کرتا ہے لہذا شرک نہیں کہ اللہ نے حضور ﷺ کو بحیثیت رسول اللہ عطا فرمایا ہے اسی عطا میں رسول ﷺ آگے حافظہ بھی دے رہے ہیں جو ابو ھریرہؓ کی پریشانی دور ہوئی اور باطنی علوم سے مالا مال فرمایا حضور ﷺ مالک شریعت ہیں۔ کسی نے عرض کیا کہ حج کیا ہر سال فرض ہے فرمایا اگر ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا۔ یہ شریعت کی دوسری قسم وہ ہوئی جو مصطفےٰ ﷺ کو ان کے رب عزوجل نے ماذون فرما دیا (فیوض الباری فی شرح بخاری)

۳۔ اولاد و مال کا ملنا:

حضرت انس کی والدہ نے عرض کیا دعا فرمائیں حضور ﷺ نے دعا فرمائی انس کی عمر مال اور اولاد میں برکت فرما آپ کے باغ میں پودا تھا جس کے پھولوں کی خوشبو مشک وغیرہ کی خوشبو آتی

آپ کے کنواں کا پانی کھاری نکلا لعاب دہن ڈالا تو تمام کنوؤں کا پانی میٹھا ہو

Marfat.com

گیا کثرت اولاد کا یہ حال ہوا کہ دو کم سو تک ہو گئی عمر شریف سو سال کی ہو گئی۔

(فیوض الباری)

۴۔ بارش کا ہونا:

دعا فرمائی اتنی بارش ہوئی کہ پھر اگلے جمعہ کو بارش کے رکنے کی دعا فرمائی۔

(مختصراً از صحیح بخاری)

۵۔ زندہ کرنا:

لما یحییکم (انفال پ۹) تا کہ زندہ کریں ادھر اللہ کی صفت ہے فا احیناہُ اسے زندہ کیا (پ۸)

تو کیا شرک ہوگا ہرگز نہیں اللہ حیات قلبی دیتا ہے نبی ﷺ بھی حیات قلبی دیتے ہیں اللہ عطا کرتا ہے نبی بھی عطا کرتا ہے اللہ فضل کرتا ہے نبی بھی فضل کرتا ہے اللہ غنی کرتا ہے نبی بھی غنی کرتا ہے اللہ حافظہ دیتا ہے نبی بھی حافظہ دیتا ہے اللہ علم باطنی دیتا ہے نبی کریم ﷺ بھی علم باطنی دیتے ہیں ایسا ہونا شرک نہیں اِلٰہ جاننے سے از خود ذاتی جاننے سے شرک صادر ہوگا۔

۶۔ برکت کا ملنا:

موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ مکہ (مدینہ) کے راستوں کو ڈھونڈ کر نماز پڑھتے اور فرماتے کہ ان کے باپ عبداللہ بن عمر وہاں نماز پڑھا کرتے اور عبداللہ بن عمر نے ان مقامات پر ان رای النبی ﷺ یصلی فی

Marfat.com

تلك الامكنه ۔۔۔۔۔ دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا (بخاری طرق المدینہ) ابنِ تیمیہ نے پھر یہاں دھوکہ کھایا وہ کہتا ہے اتفاقاً ایسا ہو تو نماز پڑھ لیں ڈھونڈ کر نہیں حالانکہ حدیث مذکورہ سے صاف عیاں ہے کہ وہ ڈھونڈ کر جگہوں پر نماز پڑھتے کیا ابنِ تیمیہ کو مانیں یا صحابی رسول کی بات مانیں عبداللہ بن عمر کے مقابلہ ابنِ تیمیہ کی رائے فاسد ہے متعدد صحابہ حضور ﷺ کو اپنے گھر لے جاتے تا کہ ان جگہوں سے برکت حاصل کی جائے (فیوض الباری ج اول ۱۹۶) واللہ معطی اناقاسم (بخاری) اللہ دیتا ہے میں تقسیم کرتا ہوں اللہ یرزق وانا قاسم۔ (مشکوۃ باب رزق الولاۃ) اللہ رزق دیتا ہے میں تقسیم کرتا ہوں بتوں کے پاس کچھ بھی نہیں وہ گٹھلی کے مالک نہیں ہیں لیکن حضور ﷺ کی یہ شان ہے اوتیت مفاتیح الخزائن (بخاری) مجھے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں۔ بتوں کے پاس کچھ نہیں وہ کچھ نہیں دے سکتے ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ کے پاس خزانوں کی چابیاں ہیں تو آپ ﷺ عطا بھی کرتے ہیں جس پر قرآن کی سند ہے۔ فرشتے رزق پر معمور ہیں جو بانٹتے ہیں۔ فالمقسمٰت امراً (پ۲۴ ذریٰت) پھر حکم سے بانٹنے والیاں (کنزالایمان) فرشتوں کی جماعتیں بحکم الٰہی بارش ورزق تقسیم کرتی ہیں جن کو اللہ نے عالم میں تدبیر وتصرف کا اختیار عطا فرمایا ہے۔ (خزائن العرفان)

Marfat.com

باب نمبر ۵

بعد رحلت عطا کرنا:

حضرت عثمان غنی فرماتے ہیں محاصرہ کے وقت حضور نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا اے عثمان تمہیں انہوں نے گھیرا ہوا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا تجھے انہوں نے پیاسا رکھا ہے فرمایا جی ہاں حضور ﷺ نے ڈول لٹکایا اس میں پانی تھا جو میں نے سیر ہو کر پیا اس پانی کی ٹھنڈک کو اپنے سینہ اور کاندھے کے درمیان محسوس کرتا ہوں پھر فرمایا اگر تو چاہے تو تیری ان پر امداد کی جائے اگر تو چاہے تو ہمارے ہاں افطار کرنا تو میں نے حضور ﷺ کے ہاں افطار کو پسند فرمایا پھر وہ شہید ہو گئے (مقام رسول ﷺ ۴۲۴ اخراجہا الحارث بن اسامہ فی مسندہ) (الحاوی للفتاوی ج ۲) رہا امام حسین کا پیاسا شہید ہونا تو مقام رضاو توکل کے تحت وہ صبر کرتے ہیں وہ صبر اور نماز سے مدد لیتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ میں صحیح سند سے ہے عمر فاروق کے زمانہ میں قحط پڑ گیا کسی نے عرض کیا یا رسول الله ﷺ استسق لا متك فانهم قد هلكو یارسول اللہ آپ ﷺ امت کے لیے! بارش کی دعا کریں کہ امت ہلاک ہو گئی۔ حضور ﷺ نے خواب میں اسے فرمایا جاؤ عمر کو بشارت دو کہ بارش ہوگی (جذب القلوب)

علمی بعد وفاتی کعلمی فی حیاتی (جذب القلوب صفحہ) میرا علم بعد انتقال اس طرح ہے جس طرح حیات میں تھا۔ ابن عدی نے کامل میں روایت کیا ہے۔

Marfat.com

محمد بن المکند ر کے والد کے پاس کسی نے اسی دینار بطور امانت رکھے۔ اجازت دی کہ ضرورت کے وقت خرچ کر لینا وہ جہاد کو چلا گیا آپ بوقت ضرورت خرچ کرتے رہے۔ جب وہ واپس آیا تو اپنی رقم طلب کی میرے والد ادا کرنے سے قاصر تھے کہا کل آنا میرے والد نے رات مسجد نبوی ﷺ میں گزاری تھوڑی دیر گزری تاریکی میں ایک شخص ظاہر ہوا اور اسی دینار کی تھیلی عطا کر دی صبح کو والد نے قرضہ اتار دیا (جذب القلوب ۲۳۹ مترجم) امام ابوبکر بن مقری کہتے ہیں میں اور طبرانی اور ابو الشیخ تینوں حرم میں بھوکے تھے بھوک نے غلبہ کیا دو روز اسی طرح گزر گئے عشاء کے بعد قبر انور کے سامنے میں گیا اور عرض کیا یا رسول الجوع ابوالشیخ سو گئے طبرانی بیٹھے کسی شے کا انتظار کرنے لگے کسی علوی نے ہمارا دروازہ کھٹکھٹایا ساتھ اس کے دو غلام تھے زنبیل میں کھجوریں اور کھانے تھے ساتھ بیٹھ کر کھایا باقی چھوڑ گیا اور کہا تم نے بارگاہ رسالت میں کچھ عرض کیا تھا حضور ﷺ نے مجھے خواب میں فرمایا ان لوگوں کے لیے کھانا حاضر کرو (جذب القلوب) آپ نے اس کے علاوہ حکایات لکھی ہیں اور لکھا ہے بے شمار اسی طرح حکایات ہیں جو خاص کر مشائخ صوفیاء سے منقول ہیں۔ (اس کی تفصیل توحید اور وسیلہ "سماعت وحیات" میں دیکھیں)۔

Marfat.com

باب نمبر ۶

حمد:

الحمد لله رب العلمين۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں محمد ﷺ کے نام میں بھی یہی حمد ہے فرق یہ ہے کہ وہ الوہیت کے اعتبار سے یہ رسالت ونبوت کے عتبار سے وہ ذاتی واجب الوجود کے اعتبار سے یہ ممکن الوجود عطا کے اعتبار سے وہ مستقل حادثات سے پاک ہونے کے اعتبار سے یہ بعد میں تخلیق ہونے کے اعتبار سے۔

عزیز:

ان الله عزیز حکیم: بے شک اللہ عزت وحکمت والا ہے۔

ادھر نبی کریم ﷺ کے لیے فرمایا و تعزروہُ و تُوقِروہ ُ (الفتح) اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو وَ للہ العزۃُ وَلرِسولِہِ وللمومنین وَلٰکِنَ المنافقون لا یعلمون (المنافقون ۸) اور عزت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لیے ہے مگر منافق نہیں جانتے ہیں"۔

اگر اللہ حق کی توفیق فرمائے تو غور کرو کہ جن باتوں سے مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں اگر ایسا ہے تو قرآن کی تعلیم کیا ہے؟ بلکہ اللہ کی ولیہ کی قدموں کی جگہ شعائر اللہ بن کر قابلِ تعظیم ہو جاتی ہے "وَمن یعظم شعائر الله فاِنھا مِن تقوی القلوب (حج ۳۲) اور جو شعائر اللہ کی تعظیم بجالائے دلوں کی یہ پرہیزگاری ہیں"۔

یہاں حضور ﷺ قدم لگائیں بلکہ آرام فرمائیں اس جگہ کی برکت وتعظیم کا کیا

Marfat.com

عالم ہوگا حضور ﷺ کے موئے مبارک لعاب دہن وضو کا مستعمل پانی لینے کے لیے سر دوڑ کی بازی لگائی جاتی ہے جسے نہ ملے وہ دوسرے کے ہاتھ سے مس کرتا ہے۔

نصیر یہ پہلے ذکر کیا گیا ہے بتوں سے سوال شرک ہے ادھر ہے واما السائل فلا تنہر د پس سوالی کو جھڑکنا نہیں یعنی اللہ کے علاوہ سوال کرنا شرک ہوتا تو اللہ یہ کیوں فرماتا کہ سوالی کو مت جھڑکنا اللہ شہ رگ کے قریب ہے لیکن ہم اس کے قرب سے دور ہیں حضور ﷺ تو خود ربیع کو کہہ رہے ہیں فقال لی سل فقلت اَسئلك مرافقه فی لجنة (بخاری) آپ ﷺ نے فرمایا مانگ میں نے آپ ﷺ کی رفاقت جنت میں مانگ لی۔

گویا جنت بھی عطا فرماتے ہیں فرمایا کثرت سجود سے میری مدد کرو یعنی اتنی بڑی خوشخبری پر عمل نہیں چھوڑ دینا۔ فرمایا او غیر ذالک اس کے علاوہ بھی کچھ مانگ تو کہا کہ مجھے یہ ہی کافی ہے اللہ علیم ہے ادھر الرحمن علم القرآن رحمان نے قرآن سکھایا وعلم اٰدم الاسماء کلھا آدم کو تمام اشیاء کے علوم سکھا دیئے۔ حضور ﷺ بھی معلم علم وحکمت ہے۔ خورشید سارب میں کافی تشریح کی ہے وہاں سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

اسی طرح اللہ رؤف رحیم ہے اس کا مصطفےٰ ﷺ بھی رؤف رحیم ہے۔

اللہ کریم ـــــــ اس کا مصطفےٰ ﷺ بھی کریم ہے۔

اللہ نعمتیں دیتا ہے ـــــ اس کا مصطفےٰ ﷺ بھی نعمتیں تقسیم کرتا ہے۔

اللہ شاہد ہے ـــــ اس کا مصطفےٰ ﷺ بھی شاہد ہے۔

Marfat.com

اللہ شہید ہے ____ اس کا مصطفیٰ ﷺ بھی شہید ہے۔

اللہ عزیز ہے ____ اس کا مصطفیٰ ﷺ عزت والا ہے۔

اللہ عظیم ہے ____ پیارے مصطفیٰ ﷺ کا خلق عظیم ہے۔

اللہ معلم ہے ____ اس کا مصطفیٰ ﷺ معلم ہے۔

اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے ____ اس کا رسول ﷺ بھی عطا کرتا ہے۔

اللہ غنی ہے ____ اس کا مصطفیٰ ﷺ بھی غنی ہے۔

اللہ ولی ہے ____ اس کا مصطفیٰ ﷺ بھی ولی ہے۔

اللہ سے سوال کیا جاتا ہے ____ اما السائل کے تحت نبیؐ سے سوال کیا جاتا ہے۔

اللہ علیم ہے ____ یوسف نبی علیہ السلام بھی حفیظٌ علیم ہے۔

اللہ حاکم ہے ____ نبی کریم ﷺ بھی حاکم ہیں۔

اللہ تعالیٰ نصیر ہے ____ انبیاء لتنصُرنہ کے تحت مدد کرتے ہیں۔

اللہ وہاب ہے ____ جبریل لِاَھب کی صفت والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ رازق ہے ____ نبی کریم ﷺ بھی قاسم ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے عمل دیکھتا ہے ____ رسول اللہ ﷺ ہمارے عمل دیکھتے ہیں۔

اللہ مولا ہے۔ ____ جبریل اور مومنین مولا ہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کافی ہے۔______ومَن اتبعکَ کے تحت مومنین بھی کافی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے______مومن ملائکہ بھی مدد فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مختار ہے______نبی ﷺ اذن الٰہی سے مختار ہیں۔

(فقضی اللہ ورسولہ)

اللہ بھی پاک کرتا ہے______نبی ﷺ بھی پاک کرتے ہے۔

Marfat.com

باب نمبر ۷

اللہ تعالی کافی ہے۔

مافوق الاسباب امور میں توسل مدد استعانت حاجت برآری کو شرک قرار دیں تو نص صریح سے انحراف ہے جیسا کہ یوسفؑ کی قمیض سے شفاء ملنا جبریل کا آنا اور بیٹا عطا کرنے کا فرمانا۔ بے شمار امور ہیں جو ماتحت الاسباب یعنی ظاہری اسباب کے تحت چل رہے ہیں یہ کہنا کہ ان ظاہری اسباب سے کام کا ہونا شرک نہیں اور مافوق ا لاسباب (ظاہری اسباب علاج معالجہ کے علاوہ نیکوں کا تصرف، دعا) کے تحت شرک ہے یہ خودساختہ تقسیم ہے۔ قیاس ہے۔ یہ کسی قرآنی نص و حدیث سے ثابت نہیں۔ مافوق الاسباب یا ماتحت لاسباب دونوں میں اسباب شامل ہوگئے۔ نحن اقرب من حبل الورید ہم شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں ہمارا ایمان ہیلیکن انہیں ماتحت لاسباب کے تحت آیت یاد نہیں جو شرک ہے ہر معاملہ میں شرک ہے جو شرک نہیں وہ مافوق الاسباب میں بھی شرک نہیں۔ ورنہ قرآنی آیات سے انکار ہوگا جس سے اللہ بچائے۔ ان کے قیاسی عقائد سے قرآن نے بار بار نفی فرما کر توسل و مدد کا ذکر کیا ہے۔ آیات کو صحیح سمجھنے کی ضرورت ہے۔

1- ہر نفع و نقصان اللہ کے اختیار میں ہے۔ مصیبت ٹالنا بے اولاد کو اولاد دینا بیماروں کو شفاء دینا بالذات اللہ کے سوا کوئی نہیں دیتا رزق کی کمی و بیشی بالذات اللہ ہی کرتا ہے۔۔

Marfat.com

2- لیکن اللہ کی عطا سے ہے قرآن اور ادویات میں شفاء ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں شفاء ہے یوسف علیہ السلام کی قمیض میں شفاء ہے حضور ﷺ کے موئے مبارک ولباس ولعاب دہن میں شفاء ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا شفاء ہوگئی۔

3- معبودان باطلہ کو کوئی اختیار نہیں نہ نفع کے مالک ہیں نہ نقصان کے مالک ہیں۔

1- قل افرءیتم ما تدعون من دون الله ان ارادنی الله بضرھل ھن کشفت ضره او ارادنی برحمة ھل ھن ممسکات رحمة قل حسبی الله علیه یتوکل المتوکلون (پ ۲٤ زمر ۳۸)

اے محبوب ﷺ آپ ﷺ فرما دیں کہ اللہ کے علاوہ تم جن کی عبادت کرتے ہو (بت وغیرہ) اگر اللہ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو یہ اسے دور نہیں کر سکتے ہیں اور ارادہ فرمائے میرے لیے رحمت کا تو یہ کیا اس کو روک سکتے ہیں۔ فرما دو میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔ اور اللہ پر توکل کرنے والے توکل کرتے ہیں۔

2 -فان تولو فقل حسبی الله اگر تم اے قریش پھر جاؤ (ایمان نہ لاؤ) میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔

3- انّ الناس قد جمعو لکم فاخشو ھم فزاد ھم ایمانا وقا لو حسبنا الله و نعم الوکیل ۔ تمہارے لیے بہت قریش جمع ہو گئے ہیں تم ان سے ڈر جاؤ (جہاد بدر نہ کرو) (لیکن) ان کا ایمان بڑھ گیا۔ (صحابہ نے) کہا ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور بہترین ساز گار ہے۔ ومن یتوکل علی الله فھو حسبه اور جو اللہ پر توکل کرے اسے وہ

Marfat.com

کافی ہے (اطلاق پ ۲۸)

اس پہلی آیت میں بُت ہیں جن کو پوجا جائے یا پکارا جائے ہرگز نفع ونقصان نہیں دے سکتے اللہ تعالی جب نقصان پہنچائے تو بتا پنے پجاریوں کو نہیں بچا سکتے ہیں۔

ابولہب نے حضور نبی کریم ﷺ کی تبلیغ سن کر ہلاکت کے کلمات بولے تو اللہ نے فرمایا کہ یہی ہلاک ہوگا۔

ا۔ بت کہاں جو اس کی ہلاکت کو روک سکیں ایک پھوڑے سے ایسا مرا کہ کوئی اٹھانے کو تیار نہیں جسم کی بدبو کوئی دور نہ کر سکا۔

۲۔ کافروں کی سازشیں ان کی ظاہری طاقت بھی فانی ہے قوت وطاقت کا مالک اللہ عزوجل ہے۔ اللہ نے فرمایا اِنا اعطینك الکوثر ہم نے تجھے خیر کثیر دیا ہے، تو کون ہے جو اس عطا ورحمت کو روک سکے۔

اب رحمت پر غور کریں۔ کون ہے رحمت کو روک سکے تو حضور ﷺ رحمت عالمین ہیں۔ اللہ کی رحمت کے مظہر نبی کریم ﷺ ہیں، اب جدھر رحمت ہے مصطفی ﷺ سے ہے۔

اللہ کافی ہے نبی کریم ﷺ کے لیے اللہ کافی ہے اتنا کافی کہ کہیں رحمت اللعلمین رہا ہے کہیں معلم حکمت بنا رہا ہے کہیں یزکیھم کہ پاک کرتے ہیں تو حضور ﷺ ل ہیں اور مضارع ہے یہ پاک کرتے ہیں۔ گویا اللہ کافی ہے تو مومنوں کو نبی ﷺ کی رحمت کی ضرورت ہے رحمت سے انکار کرے اس رحمت کرنے میں فاعل ہے جو فاعل قی وبا الذات ہے نبی ﷺ کی رحمت کا ہونا بھی اللہ ہی کافی ہے۔ بتوں کافروں

Marfat.com

مشرکوں دشمنوں کے مقابلہ اللہ ہی کافی ہے۔

اللہ کافی ہے۔لیکن ادھر پھر غور کریں۔ وکیف تکفرون وانتم تتلی علیکم ایت اللہ و فیکم رسولہٗ (آل عمران ۱۰۱)

اور اب تم کیسے کفر کرو گے حالانکہ تم پر آیات الٰہی تلاوت کی جاتی ہیں:

ا۔حضور ﷺ روحانی طور پر ہر جگہ ہیں:

۲۔ایک طرف سے اللہ کافی بے شک اس میں شک نہیں لیکن فیکم رسولہٗ تم میں رسول ہیں کہ کفر نہیں کر سکتے ہو۔رسول اللہ کا ہونا ان کے لیے باعث نفع ہے۔ نبی ﷺ کا ہونا باعث رحمت و برکت ہے معلوم ہوا نبی ﷺ کا ہونا بھی ہدایت کا باعث ہے تو نبی ﷺ کا سہارا بھی ضروری ہوا۔

۳۔اللہ وہاں بھی موجود ہے۔لیکن اللہ کی رحمت بواسطہ نبی ﷺ ہے کہ ایمان پر مضبوطی سے جمے رہیں۔ بت کچھ نہ کر سکیں نبی ﷺ جہاں ہوں انہیں ایمان پر اثبات ملے۔اب دیکھیں یہ ایمان کا قائم مافوق الاسباب میں ہے کہ نہیں۔ یہ باطنی قلبی معاملہ ہے۔آگے ہے ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الیٰ صراط مستقیم۔

اور جو اللہ کے دامن کو پکڑ لیتا ہے اسے ضروری سیدھی راہ ملتی ہے۔گویا نبی ﷺ کے تصرف سے (ان میں ہیں) اللہ کا دامن تھاما جاتا ہے

ھدایت کی طرف آنا نبی ﷺ کی رحمت کا صدقہ ہے:

کفر کی طرف نہ پلٹنا بھی رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے ہے ہدایت پر وہ قاد

Marfat.com

ہے۔ مالک ہے۔ براہ راست وہ کافی ہے لہذا نبی ﷺ کا وسیلہ سہارا ہونا اللہ کے کافی ہونے کے منافی نہیں شرک نہیں بدعت نہیں۔ اللہ کافی ہے ادھر ہے بالمومنین رئوف رحیم۔ نبی ﷺ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان آگے ہے فَاِنْ تَوَلَّوْ فَقُلْ حَسْبِیَ اللہ پھر اگر (کافر، منافق) پھر جائیں "فرمادو مجھے اللہ کافی ہے"۔

اللہ کے سامنے کافروں منافقوں کی کیا وقعت ہے نہ ان کافروں کے معبودوں کی کوئی وقعت ہے۔ ان کے مقابلہ اللہ کافی ہے۔ مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کی مہربانی و نظر وعنایت وکرم چاہیے۔

اَلیس اللہ بکافٍ عبدہ (زمر ۳٤) کیا اللہ اپنے بندوں کے لیے کافی ہے اس کی کفائت کا یہ مطلب نہیں اللہ کے بندوں کی مدد کی ضرورت ختم ہوگئی۔ جب اللہ کافی ہے سب دولت کا سہارا کیوں لیتے ہیں علم دین میں استاد کا سہارا کیوں لیتے ہیں۔ جہاد میں اسلحہ کا سہارا کیوں لیتے ہیں یہ سہارے بھی چھوڑے جائیں اللہ کافی ہے گویا ان سہاروں کو لے کر جہاد کرتے ہوئے علم حاصل کرتے ہوئے صرف اسلحہ پر یقین نہ ہو علم میں عقل پر صرف یقین نہ ہو۔ اللہ اپنے بندوں کے لیے کافی ہے۔ بندوں کی مدد اللہ کی مدد ہے۔

یہ کہنا کہ دنیاوی معاملات اور امور ہیں روحانی وقلبی اور امور ہیں ایمان روحانی و قلبی معاملہ ہے پاکیزگی ملنا، علم وحکمت ملنا ابوہریرہ کو باطنی اسرار ملنا حضرت خضر کا باطنی اسرار ورموز کا ظاہر کرنا سب قلبی وکشفی امور ہیں۔ بت بے چارے کیا کرسکتے ہیں۔

Marfat.com

ان صلوتك سكن لهم (پ ۱۱) بے شک آپ کی دعا ان کے لیے باعث سکون ہے۔

وَيَتَّخِذُ ما ينفِقُ قربٰتٍ عند الله و صلوٰتِ الرسول اور جو خرچ کریں اللہ کی نزدیکی اور رسول ﷺ کی دعاؤں کا ذریعہ ہے۔ اب اللہ کا قرب مل گیا تو نبی ﷺ کی دعا کی کیا ضرورت رہی ثابت ہوا، اللہ کی کفایت کا مطلب نبی ﷺ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ قرآن سمجھنے کے لیے نبی کریم ﷺ کی ضرورت ہے۔

فاخشو هم ۔ کفار نے ڈرایا کہ قریش طاقت والے ہیں تو اللہ نے فرمایا کہ کہو، اللہ ہمارے لیے کافی ہے وہی کارساز ہے۔ کہو اللہ ہمارے لیے کافی ہے وہی ہمارے سر پر ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا گیا تم فرعون کو جا کر میرے الہٰ ہونے کا زکر و تعلیم کرو تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وِاجعل لِی وزیرًا واجعل لی وزیر امن اهلی ٥ هرون اخی ۔ میرے لیے میرے گھر والوں سے وزیر (مددگار) کر دے میرا بھائی ہارون۔

1- دین کی اشاعت کے لیے موسیٰ علیہ السلام نے مددگار طلب کیا جو اللہ نے دیا ۔ تو شرک نہ ہوا۔ بت کی مدد۔ کافر کی مدد سب فرسودہ ہیں۔ باطل ہیں۔ اللہ کے بندوں کی مدد جائز و ثابت ہے

2- موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر ہارون ایسے مددگار بنائے کہ نبوت عطا فرمادی۔ وسیلہ و مدد ہارون کی موسیٰ علیہ السلام نے مانگی نبوت خدا نے عطا فرمادی۔

Marfat.com

وَاِذْ قُلتم یموسیٰ لن نصبر علی طعام واحِدٍفادعُ لنا ربَکَ۔۔۔(البقرہ ۶۱) اور جب تم نے موسیٰ سے کہا کہا ایک طعام پر ہرگز صبر نہ ہوگا اللہ سے دعا کریں زمین سے اُگنے والی ہمارے لیے نکالے۔

قال عیسیٰ بن مریم اَللّٰھُمَ ربنا انزل علینا مائدۃ مِنَ لسماء تکون لنا عیدً لا ولنا وَاخرِنااٰیۃِ منک وارزقنا انت خیراُلرازِقین ٥ عیسیٰ بن مریم نے دعا کی یا اللہ اے ہمارے رب آسمانوں سے ایک خوان اتار جو ہمارے اگلے پچھلوں کے لیے عید ہو اور تیری طرف سے نشانی ہو ہمیں رزق دے تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

۱- نبی ﷺ سے دعا کرانی اور امور غیر مادیہ کی کرانی شرک نہیں۔

۲- حضور ﷺ کی دعا کا ذکر بھی پہلے ہوا ہے۔

۳-فانی قریب اجیب دعوۃ میں قریب ہوں اور دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی۔

اس آیت کے تحت کہا جاتا ہے التوسل بالدعا جائز نہیں اللہ کو پکاریں اس کے بندوں کو پکاریں۔

ا- مذکورہ آیات میں توسل بالدعا کا ثبوت نص قطعی سے ہے

ب- جب کوئی دوسروں کے لیے دعا کرتا ہے تو فرشتے امین کہتے ہیں (حدیث مبارکہ) لہذا دوسروں کے لیے دعا کروانا جائز نہیں۔

ج- پہلے اس سلسلے میں حدیث پیش کی ہے۔ اے اللہ کے رسول میرے لیے دعا کریں میں ان جہاد والوں میں میں شامل ہو جاؤں نبی کریم ﷺ نے کیا منع فرمایا ہے؟

Marfat.com

اللہ نے منع فرمایا ہے؟ بت کچھ بھی نہیں نہ پکار سنیں نہ ان کی عبادت ہے اللہ قریب ہے لیکن اقرآن ہی سے ہی وسیلہ بالدعا کا ثبوت مل رہا ہے۔ اللہ قریب ہے۔ ہم تو اللہ کے قریب نہیں ۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ کیوں فرمایا گیا قربٰت عنداللہ وصلوٰت الرسول اللہ کے ہاں اس کا قرب اور نبی کریم ﷺ کی دعائیں۔

پہلے قرب نہیں لہذا قرب حاصل کرنا چاہیے۔ حدیث قدسی پیش کی ہے:

بندہ نوافل سے اللہ کا قرب پاتا ہے تو جس نے قرب پالیا اس کی زبان، زبان الہی ہوتی ہے۔ دعا بھی مقبول عنداللہ ہوتی ہے حضور ﷺ مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ کے قریب ہیں، تو ہمیں تو ان کی دعائیں مل جائیں تو ہماری بگڑی سنور جائے۔

اسی طرح اللہ کے بندے کا نام نہ لینا لیکن ان کے مقام کے حوالہ سے دعا کرنا یہ مثال توسل نفسی کی ہے۔

هنالِك دعا زكريا رَبه قال رب هب لى من لدنك ذرية طيبة اِنك سميع الدعا (آل عمران ۳۸) اسی جگہ (حضرت مریم کے پاس) زکریا نے دعا کی اپنے رب سے عرض کیا میرے رب اپنی جناب سے مجھے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو ہی سننے والا ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم علیہ السلام کے پاس بے موسے پھل دیکھ کر دعا کے لیے وہ جگہ منتخب کی۔

اس طرح دعا باالنداء یا با لا ستغاثہ کا ثبوت ہے جو کہ "نداعباداللہ" میں احقر نے ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

اللہ کے بندوں کی مدد، اصل میں اللہ کی مدد ہے۔ اللہ کے بندوں سے دعا کرانی بھی جائز ہے۔ اللہ کے بندوں کے کام کو اللہ اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔

فَاَخرَجنَا مَن کان فیھا مِن المومنین ۝ تو ہم نے اس شہر میں ایمان والوں کو نکال لیا (الذرایات)

فاخرجنا، پس ہم نے نکالے۔ فرشتوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا آپ گھر والوں کو لے کر رات ورات چلے جائیں اور کوئی پلٹ کر نہ دیکھے، یعنی ان کا نکلنا فرشتوں کے سبب سے تھا بس ہم نے ہی نکالا ہے۔

اللہ ایک ہے لیکن ''نا'' جمع کا صیغہ ہے فرشتوں کا نکالنا اللہ ہی کا نکالنا ہے۔ باقی کیسے شرک و بدعت ہو سکتا ہے۔ اللہ ''نا'' لگا کر بتا رہا ہے ان کا کرنا میرا کرنا ہے تو پھر شرک نہیں بتوں کے پاس کچھ بھی نہیں نبی کریم ﷺ کو اللہ نے خیر کثیر عطا فرمایا ہے اور اللہ نے ''نا'' کا ذکر کیا ہے۔ ورفعنالك ذكرك ہم نے تیری خاطر تیرا ذکر بلند کیا ہے۔ یہاں بھی ''نا'' جمع ہے۔ 'انالحفظون'' ہم حفاظت کرتے ہیں جمع کا صیغہ ہے تم اس نا سے کن کن کو نکالو گے۔ اللہ تو انہیں شامل کر رہا ہے۔ فرشتوں کو اپنے بندوں کو حفاظ کرام کو انبیاء کرام کو تو بتاؤ تم ان کو اللہ سے جدا کرتے ہو۔ اللہ انہیں جدا نہیں کرتا۔ وہ بتوں کافروں کو جدا کرتا ہے۔

''ورفعنا'' ہم نے بلند کیا۔ اللہ نے فرمایا ان اللہ وَ ملٰئکۃ یصلون علی النبی ، اللہ اور اس کے ملائکہ نبی ﷺ پر درود پڑھتے ہیں۔ واذا خذ اللہ میثاق النبین اور اللہ نے انبیاء سے یہ اقرار لیا۔ ابراھیم کہتے ہیں ربنا وابعث فیھم رسولاً اے

Marfat.com

ہمارے رب ہم میں رسول بھیج عیسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں و مبشرا بـرسول یا تی من بعد اسم احمد اور میں خوشخبری دیتا ہوں میرے بعد رسول آئے گا جن کا نام احمد ہے۔

اللہ بھی نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کا ذکر کر رہا ہے فرشتے بھی ذکر مصطفےٰ کر رہے ہیں انبیاء کرام بھی ذکر مصطفےٰ کر رہے ہیں۔تو فرمایا "ورفعنا" ہم نے بلند کیا۔

گویا ان کا کرنا اللہ کا کرنا ہے۔ فَلَم تـقتلو ھُم والکن اللہ قتلھم تم نے قتل نہیں کیا لیکن اللہ نے انہیں قتل کیا ہے۔

وما رمیت اذ رمیت وَالکِن اللہ رمٰی

اور اے محبوب وہ (خاک) جو تم نے پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی (الانفال ۱۷) اللہ ان کے کاموں کو اپنے کرنا کہہ رہا ہے ان کی یہ شان ہے۔

اسی طرح یہ آیت کریمہ ہے وَقالو احسبنا اللہ اور کہا انہوں نے ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے۔اس سے قبل اور مابعد پوری آیت دیکھیں:

اَلوا اَنھم رَضُو ا ما اتٰھم ُاللہ وَرسولہٗ وا قالو حسبنااللہ سیو تینااللہ من فـضلِہ وَرسولہٗ اِنا اِلی اللہ راغبون (توبہ ۵۹) "اور کیا اچھا ہوتا اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ کی طرف رغبت ہے" یہ منافق کے بارے اتری جس نے حضور ﷺ کی عطا پر اعتراض کیا۔اللہ نے فرمایا ہے یہ عطا لے کر کہتے ہمیں اللہ کافی ہے۔گویا اللہ اور رسول عطا فرما رہے نبی ﷺ کے در سے لینے والا ہی یہ برملا کہتا ہے حسبنا اللہ ، ہمیں اللہ کافی ہے

Marfat.com

اب اللہ دے رہا ہے لیکن سامنے دینے والے تو نبی ﷺ کی ذات ہے معلوم ہوا نبی ﷺ کا عطا کرنا اللہ کا فی ہونا ہے۔ اللہ کا عطا کرنا یہ ہوگا حسبنا اللہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ سئیوتینا اللہ ، اللہ مزید دے گا۔ کیا صرف اللہ ہی دے گا فرمایا اس کا رسول دے گا۔

ثابت ہوا حسبنا اللّٰہ کا نعرہ تب درست ہے۔

جب رسول اللہ کا نعرہ بھی ہوگا۔

من فضلِہٖ۔ اپنے فضل سے۔ صیغہ واحد ہے۔ وہاں اِنا اعطینک ہم عطا کرتے ہیں جمع ہے ادھر واحد ہے جمع کے صیغہ سے بتادیا کہ میرے بندے میرے ہیں۔ یہاں فضلہٖ واحد کے صیغہ سے بتادیا محبوب کا دینا میرا دینا ہے۔ اللہ نے اپنے کو بھی جدا نہیں کیا اور اپنے فضل کو نبی کریم ﷺ کے فضل سے جدا نہیں کیا نبی کریم ﷺ جس پر کرم کریں وہ اللہ کا کرم کرنا ہی ہوگا۔ جب فضل ایک ہے تو اللہ کافی ہے۔ اِنا الی اللہ راغبون۔ ہم تو اللہ کی طرف رغبت کرنے والے ہیں معلوم ہوا نبی کی طرف رغبت کرنا اللہ کی طرف رغبت کرنا ہے وہی اللہ کا ہوگا جو نبی محتشم نور مجسم ﷺ کا ہوگا۔ لہذا نبی ﷺ کے در سے مانگنے والا غیر سے نہیں مانگ رہا ہے۔ یہ نہ بت پرستی ہے نہ شرک ہے۔

بس ان کا نعرہ یا اللہ مدد باقی شرک و بدعت غلط ہوا اب مزید یہ آیت مقدسہ دیکھیں۔

یآیُھا النبی حسبك الله وَمَنِ اتبعك من المومنين (الانفال ٦٤)

اے غیب کی خبریں دینے والے اللہ تمہیں کافی ہے اور تمھاری پیروی کرنے والے مسلمان ہیں۔

یہ حضرت عمرؓ کے بارے نازل ہوئی۔ حضور ﷺ نے دعا فرمائی ایک عمر دیا جائے

Marfat.com

اسلام کو تقویت ملے۔

ا۔ نبی کریم ﷺ کا دعا کرنا کہ اسلام کو عمر سے مدد ملے حالانکہ حقیقی مددگار وہی ہے۔

ظاہر ہے اللہ کے بندوں کی مدد ہونا شرک نہیں ہے۔

ب۔ پھر ذکر ہوا ہے فان حسبك الله هو الذی ایدك بنصرہ و بالمومنین ○ بے شک تمہیں اللہ کافی ہے۔ وہی ہے جس نے تمہیں اپنی مدد سے قوت دی اور مومنین کی مدد سے۔

اب یہ بھی شک نہ گزرے کہ نبی محتاج ہو گئے۔

Marfat.com

باب نمبر۸

مدد و وسیلہ شرک نہیں:۔

ینصرون اللہ ورسولہ (الحشر) اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مدد کرتے۔

کیا اللہ کو مدد کی حاجت ہے؟ اللہ اسباب کے ذریعے دین کو پھیلاتا ہے۔ جتنے لوگ اسلام میں داخل ہوتے گئے دین پھیلتا گیا۔ اسی طرح دین کی اشاعت میں مومنین کافی ہیں۔ کافروں، مشرکوں بتوں کی قطعاً کوئی وقعت نہیں۔

یہ اشارہ آج بھی ملتا ہے کہ امریکہ پر انحصار نہ کیا جائے، اللہ رسول مومنین کو اپنا مددگار سمجھا جائے جو قرآن کی تعلیم ہے: ولسوف یعطیک ربک فترضی اور عطا کی حد بندی نہیں۔ اللہ اپنے نبی پیارے محبوب ﷺ کو دیتا ہے تو نبی کریم ﷺ اس عطا کو پاس رکھنے کے لیے نہیں لیتے بلکہ تقسیم کرنے کے لیے لیتے ہیں۔ عطا میں ظاہری باطنی خزائن و اسرار ہیں جو حضور ﷺ نے روحی قلبی باطنی دینی دنیاوی جسمانی عطائیں فرمائی ہیں جیسا کہ پہلے حضرت ابو ہریرہؓ اور انس بن مالکؓ کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔

مزید دیکھیں:

۱۔ ابو عبیدہ نے فرمایا حضور ﷺ کا موئے مبارک مل جائے تو مجھے دنیا و مافیہا سے عزیز ہے۔ (بخاری 149)

۲۔ آپ ﷺ نے وضو فرمایا: فجعل الناس یاخذون من فضل وُضوئِہ

Marfat.com

فیمسحون بہ فصلی النبی ﷺ ۔۔۔۔۔۔ (بخاری ج ا کتاب الوضوء ۱۸۵) لوگ آ
کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر اسے (چہروں و آنکھوں) پر ملنے لگے پھر حضور ﷺ نے ظہر
وعصر کی دو رکعت ادا کیں۔

۳۔ حضور ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا حضور ﷺ نے ہاتھ منہ دھویا، کلی فرمائی پھر (ابو
موسیٰ بلال سے) کہا اس میں کچھ پیو اور چہروں اور سینوں پر ڈال لو (ایضاً)۔

۴۔ رسول اللہ ﷺ سے نے وضو فرماتے تو صحابہ کرام آپ ﷺ کے غسالہ کے لیے
قتل ولڑائی پر تیا ہو جاتے (۱۸۶)

۵۔ حضور ﷺ نے وضو فرمایا اور وضو سے بچا ہوا پانی میرے اوپر ڈالا تو میں ہوش
میں آ گیا (۱۷۰)

حضرت جابرؓ بیمار تھے تو حضور ﷺ کے غسالہ چھڑکنے پر تندرست ہو گئے۔

ا۔ حضور ﷺ تو رحمت والے ہیں جو پانی ساتھ لگا وہ برکت والا رحمت والا فیض والا بن گیا۔

ب۔ کیا صحابہ کرامؓ کا ایسا کرنا شرک تھا؟ ہرگز نہیں۔

ج۔ یہ تعظیم کی تعظیم ہے اور برائے حصول برکت ہے۔

اس پانی کو سر اور منہ اور جسم پر کیوں مل رہے ہیں کہ غلبہ روحانیت ہوتا ہے۔
ایمان بڑھتا ہے۔

صحابہ کرام حضور نبی اکرم نور مجسم ﷺ کے لعاب دہن، ناخن مبارک، بول مبارک بلکہ دم
مبارک سے برکت حاصل کرتے۔ حضور ﷺ کا جبہ مبارک حضرت عائشہ سے حضرت
اسماء کو منتقل ہوا۔ جسے نبی کریم ﷺ پہنتے تو فرماتی ہیں فنحن نغلسها للمرضیٰ

Marfat.com

لنستشفی بھا ۔ہم بیماروں کے لیے اسے دھوتے اور بیماروں کے لیئے شفاء اس سے حاصل کرتے (الصحیح المسلم ۲، ۱۹۰ سنن ابوداؤد ۲، ۲۰۴، ابن ماجہ ۲۶۵، مسند احمد ۴)

لہٰذا استمداد و توسل آثار نبوت سے لینا باعث برکت ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنا، عمل کرنا شرک نہیں، یہ طریقہ صحابہ ہے۔ بے شمار روایات سے آثار مصطفےٰ ﷺ سے فیض و استمداد لینا ثابت ہے۔

۶۔ حضرت سعد بن معاذ نے جب وفات پائی ہم حضور پرنور ﷺ کے ساتھ گئے۔ جب ان کی نماز پڑھ لی گئی مٹی برابر کر لی گئی تو حضور ﷺ نے بہت دراز تسبیح پڑھی، ہم نے بھی تسبیح پڑھی۔ پھر تکبیر کہی، ہم نے بھی کہی۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ اول تسبیح پھر تکبیر کیوں کہی گئی؟ قال لقد تضايق على هٰذا العبد الصالح قبره حتىٰ فرجه الله عنه (مشکوٰۃ، عذاب قبر)۔ فرمایا اس نیک بندے پر قبر تنگ ہوگئی تھی حتیٰ کہ اللہ نے کشادہ فرمادی۔

ا۔ قبر پر بعد دفن تسبیح و تکبیر پڑھنا سنت ہے۔

ب۔ قبر کے اندر کا حال نبی کریم ﷺ سے چھپا ہوا نہیں ہے۔

ج۔ حضور ﷺ کے وسیلہ سے آپ ﷺ کی تسبیح کے صدقہ عذاب ہٹا لیا گیا۔

اللہ کافی ہے جب نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے قبر میں مشکل کشائی ہو رہی ہے اور قدم مبارک کے صدقہ مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔

۷۔ عبداللہ بن عتیک کی پنڈلی ٹوٹ گئی، وقتی طور پر عمامہ سے باندھ لی۔ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے اور حال عرض کیا حضور ﷺ نے فرمایا پاؤں پھیلاؤ۔ حضرت عبد

Marfat.com

ابوایوب انصاریؓ قسطنطنیہ پرحملہ کے وقت بیمار ہو گئے۔وصیت کی کہ میت کو ساتھ رکھنا۔ جب قسطنطنیہ فتح ہو جائے۔مجاہدین کے قدموں کے نیچے دفن کر دینا۔آپ کی قبر زیارت گاہ خواص و عام ہے۔بیماران کی قبر کی مٹی سے شفاء پاتے ہیں۔(مرأت ج ۱ صفحہ ۲۵۷)

سعد ابن جبیر کا تصرف:۔

حجاج نے آپ کو شعبان میں شہید کر دیا۔اس دوران کبھی رات بھر نہ سو سکا۔کہتا تھا کیا کروں آنکھ لگتے ہی سعید میرے قدم پکڑ کر گھسیٹتے ہیں۔آپ نے بوقت شہادت فرمایا میرے بعد کسی کو شہید نہ کر سکے گا۔ایسا ہی ہوا۔(مرات ج ۲)

حضورﷺ کی رحلت کے بعد کسی نے آپﷺ کے وسیلہ سے دعا کی تو مشکل دور ہوئی۔(معجم صغیر از امام طبرانی)

سعید بن مسیب حضورﷺ کی قبر انور کی اذان سے وقت نماز کی مشکل کشائی حل ہوئی۔حضرت عبداللہ بن عمر کا پاؤں ہو گیا تو ندا کی پاؤں درست ہو گیا۔

ضعفائے امت کا توسل:۔ نبی کریمﷺ نے فرمایا انما ینصر اللہ ھذہ الامت بضعیفھا بدعوتھم وصلاتھم واخلاصھم بے شک اللہ تعالیٰ کمزور لوگوں کی دعا، نماز اخلاص کے باعث ہی اس امت کی مدد فرماتا ہے۔ (سنن نسائی ج ۲)

انبیاء کا وسیلہ:۔

جب حضرت علی بن ابو طالب کی والدہ فوت ہو گئیں، قبر تیار ہو گئی، حضورﷺ

Marfat.com

اللہ بن عتیکؓ نے پاؤں پھیلا دیا۔ حضور ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا کہ ہاتھ پھیرتے ہی پنڈلی درست ہوگئی گویا وہ ٹوٹی ہوئی ہے ہی نہیں ہے۔ (بخاری شریف ج ۲)

جنگ احد میں حضرت قتادہؓ کی آنکھ میں تیر آ لگا۔ آنکھ ان کے رخسار پر بہہ گئی۔ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس بہی ہوئی آنکھ پر پھیرا، آنکھ اچھی ہوگئی بلکہ دوسری آنکھ سے زیادہ خوبصورت ہوگئی۔ (حق کی تلاش از بیہقی شریف)

اعتراضات:۔

اللہ تعالیٰ کسی وسیلہ کا محتاج نہیں وہ شہ رگ کے قریب ہے وہ فریادیں اور دعائیں بغیر کسی وسیلہ کے سنتا ہے۔ وسیلہ صرف اللہ کا ہے دوسروں کا وسیلہ بنانا شرک ہے۔ اعمال کا وسیلہ لے سکتے ہیں۔

جواب:۔

اس کا فیصلہ قارئین کریں۔ ہم نے قرآن وحدیث سے وسیلہ عطا کا ذکر کیا ہے۔ صحابہ مشکل کے وقت یہ نہیں کہ پنڈلی پکڑ کر براہ راست دعا کرتے۔ صحابہ اور صحابیات کے بے شمار واقعات وحالات ہیں کہ بارگاہ رسالت میں پیش ہوئے اور دعا کراتے یا حضور ﷺ کے تصرف سے اپنی مشکل دور کراتے۔

جو وسیلہ شرک ہے وہ بتوں کا ہے۔ کسی کو الٰہ جان کر وسیلہ لینا کسی کو بیٹا جان کر وسیلہ لینا، مستقل بالذات واجب الوجود کسی کو سمجھ کر وسیلہ لینا شرک ہے جو کہ کافر کرتے تھے۔

انبیاء اولیاء اللہ کا وسیلہ نہ شرک ہے نہ بدعت ہے۔ عین اسلام ہے۔ حضرت

Marfat.com

اس میں لیٹ گئے۔ فرمایا اے اللہ تو حی لا یموت ہے میری ماں فاطمہ بن اسد کی مغفرت فرما اور سوالات کے موقع پر جوابات کی توفیق فرما۔

بحق نبیک والانبیاء الذین من قبلی فانک ارحم الراحمین۔

اپنے نبیؐ اور ان انبیاء کے وسیلہ سے جو مجھ سے قبل گزرے ہیں ان کی قبر کو کشادہ فرما بے شک تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ (المجم الکبیر طبرانی)

ہاں کفار کا کوئی مددگار نہیں ہے:۔

وما کان لھم من اولیاء ینصرونه من دون اللّٰه (شوریٰ)

اور نہیں ہے کفار کا کوئی مددگار جو ان کی مدد کرے ماسوا اللہ کے من دون الله کا وسیلہ لینا شرک ہے جو مشرک کرتے لیکن اللہ کے بندے من دون اللہ نہیں ہیں۔ جیسا کہ:

واعلموا ان اللّٰه مع المتقین (بقرہ)

جان لو اللہ متقین کے ساتھ ہے۔

وان اللّٰه مع المومنین (الانفال)

بے شک اللہ مومنین کے ساتھ ہے۔

ان اللّٰه مع الذین التقو والذین هم محسنون

بے شک اللہ متقین کے ساتھ ہے اور نیکی کرنے والوں کے ساتھ۔

اب فیصلہ کرلیں اللہ والوں کے ساتھ اللہ ہے، بتوں سے خدا جدا ہے۔ اللہ بتوں، کافروں کی ولایت و مدد کو شرک کہتا ہے۔ انبیاء اولیاء اللہ صالحین کے وسیلہ و مدد تو تصرف کو کہیں بھی شرک نہیں کہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو دکھاؤ؟ یا صالحین کو الٰہ مانیں تو شرک ہو

Marfat.com

گا۔ اللہ کے بندے اللہ کے ساتھ، اللہ ان بندوں کے ساتھ' تو شرک کیسا ہے؟ اسی طرح حضور ﷺ کی شفاعت کرنے کا عقیدہ مشرکین بتوں کو معبود سمجھنا یا بتوں کو شفاعت والا جاننا۔ یہ گمراہ عقیدہ ہے۔ اب طبرانی اور مجمع الزوائد، عقید توسل اور دیگر کتب میں بیان شدہ حدیث پر غور کریں کہ حضور ﷺ اپنے وسیلہ اور انبیاء کے وسیلہ سے دعا فرمائی۔

ا۔ کیا نبی کریم ﷺ نہیں جانتے کہ اللہ ہمارے قریب ہے۔ لہٰذا قریب کی شرح وہ ہوگی جو رسول اللہ ﷺ فرمائیں۔

ب۔ رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو قرب الٰہی نہیں لیکن پھر بھی وسیلہ کیوں والا۔ آپ ﷺ خود دعا کرتے تو بھی وسیلہ تھا، لیکن اس طرح دعا کر کے ہمیں تعلیم فرمائی ہے کہ بت بت ہیں، نبوت نبوت ہے ایک بتوں کا وسیلہ شرک، نبوت کا وسیلہ سنت ہے۔

ج۔ قریب اور قرب میں فرق ہے۔ اللہ قریب ہے۔ ہمارا ایمان ہے، سنتا ہے، مظلوموں کی دعائیں سنتا ہے، لیکن اہل قرب کے وسیلہ سے دعا کا مقام وقبولیت وبرکت ور حمت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ حضور ﷺ قرآن کی شرح فرمانے والے ہیں۔ اپنی رائے سے تو گمراہی ہوگی۔ لغت عرب سے بدرجہ کمال واقفیت کے باوجود مرادِ ربانی خود متعین نہیں کی جاسکتی ہے مثلاً کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر۔ (البقرہ) کہ کھاؤ پیو (رات کو) جب تک کہ سیاہ ڈورے اور سفید ڈورے کی الگ الگ پہچان نہ ہو جائے۔ رات کی تاریکی کے بعد صبح صادق تک۔

صبح صادق نمایاں ہو کر پو پھٹنے کے بعد کھانا پینا بند کر دو۔

Marfat.com

صبح صادق کو خیط ابیض (ڈورا، دھاگہ) رات کو خیط الاسود سے تعبیر لیا گیا ہے۔

حضرت عدی بن حاتم صحابی رسول ﷺ ہیں۔ جب یہ آیت آئی تو خیط کے لغوی معنی لے کر کالا اور سفید دو ڈورے لیے تکیے کے نیچے رکھ لیے۔ انہیں دیکھتے رہتے۔ جب تک اتنی صبح نہ ہو جاتی کہ الگ الگ پہچان نہ ہوتی وہ اس وقت تک کھاتے پیتے رہتے۔ حضور نبی رحمت ﷺ کو یہ خبر ملی فرمایا عدی تم سحر کے وقت کیلئے کیا کرتے ہو عرض کیا اللہ نے کلوا واشربو۔ فرمایا ہے کالا ڈورا سفید سے الگ نہ پہچان لوں کھاتا پیتا رہتا ہوں حتیٰ کہ روشنی نمودار ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تیرا تکیہ اتنا وسیع و عریض ہے خیط ابیض وخیط اسود اس کے نیچے آ گئے۔ خیط ابیض سے مراد صبح صادق اور خیط اسود سے مراد رات کی تاریکی ہے۔

پھر انہیں معلوم ہوا لغوی معنی مراد نہیں ہیں بلکہ اصطلاحی معنی مراد ہیں۔ لغت تو دھاگے (ڈورے) ہی کہے گی، لیکن محض لغت سے زبان پر عبور حاصل نہیں ہوتا ہے۔

۱۔ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب.... آپ سے سوال کرتے ہیں میرے بندے تو میں ان کے قریب ہوں،، اس کی شرح وہ نہ ہوئی جو بعض وسیلہ دعا کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ قریب ہے لیکن قریب ہو تو کیا وسیلہ نہیں ڈالنا چاہیے؟

۲۔ اللہ نے فرمایا اتاکم الرسول فخذوہ رسول جو دیں لے لو۔ رسول اللہ ﷺ تو وسیلہ کی تعلیم فرماتے ہیں۔

۳۔ صرف خبر واحد سے ثابت نہیں بلکہ وسیلہ کے بارے میں بے شمار احادیث ہیں اور نص قطعی سے دوسروں کا وسیلہ و مدد جائز ہے۔ نص قطعی سے ثابت ہے کہ دوسروں کی مدد

Marfat.com

سے مشکلیں اور حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ جہاں کہیں منع وسیلہ کا ذکر ہے تو دنیاوی ہے،
ینی فیض کہیں منع نہیں ہے۔ خیر واحد سے نص قطعی انکار ممکن نہیں۔ خیر واحد کو نص قطعی کے
تابع کریں گے۔

یہ مدد کا مطلب نہیں کہ اللہ چاہے نہ چاہے۔ انبیاء کرام اور صالحین عظام مصیبت زدہ کی
رد کرتے پھرتے ہیں۔ یہ مراد لینا بھی گمراہی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے لوگوں کی مصیبتیں دور فرماتا ہے۔ وہ قادر ہے، لیکن اللہ
ود چاہتا ہے اس کے محبوب و مقربین کی عزت ظاہر ہو۔ یہ طاقت وقوت عطا فرمائی ہے۔
س لیے اس کو بتوں سے استمداد پر قیاس کرنا خالص جہالت ہے۔ بت ایسے ہیں جن کی
وت وطاقت پر کوئی دلیل نہیں۔ انبیاء کرام اور نیکو کار کی خداداد قوت اور طاقت پر بے شمار
دلہ ہیں۔ جیسا کہ پہلے چند کا ذکر کیا ہے۔

مشرکین کے بتوں کی بڑھائی خود ساختہ ہے انبیاء اور اولیاء اللہ کی بڑھائی خدا
ساختہ ہے۔ مثلاً هذا عطاؤنا فامنن او امسک بغير حساب۔
ص ۲۹)۔ سو تم دو یا نہ دو تم سے کوئی حساب نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو قوت وطاقت
زانے عطا فرماتا ہے۔ صرف خازن نہیں بنایا مالک بنایا ہے۔ اللہ ان کی شان بنائے
ون ہے جو ان کی شان گھٹائے۔ شرک کی آڑ میں دور ہٹائے؟

خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

بہر کیف انبیاء اولیاء اللہ سے استمداد کو بتوں کی مدد سے قیاس کرنا، قیاس فاسد و

Marfat.com

جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔

بتوں کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ حضورﷺ کو اللہ نے اتنا دیا کہ فترضیٰ راضی ہو جاؤ۔ تو پھر اللہ جنہیں دے وہ کیا ویسے ہی دیا ہے۔ اسی لیے ہم نبیﷺ سے مانگتے ہیں۔ اللہ نے عطا کیا ہے فرمایا ہے سوالی کو مت جھڑکیں۔ قربان ان کی عطا پر جن کی حد نہیں، وہ ظاہری و باطنی ہو۔ انی اوتیت مفاتیح خزائن الارض (بخاری)۔ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں۔ پھر حضورﷺ ہم خزانے تقسیم کرتے ہیں۔ ظاہری و باطنی فیوضات حضورﷺ سے ملتے ہیں۔ یہ شرک کیسے ہوگا؟

اہل قبور کی استعانت و مدد کا انکار بھی ذاتی قیاس ہے؟ یہ تفصیل حقیر کی تالیف "توحید اور وسیلہ" دیکھیں۔ اس میں والانبیاء اور سعید بن میتب والی احادیث پڑھیں۔

Marfat.com

باب نمبر۹

من دون اللہ کون ہیں؟

یہ من دون اللہ کی بحث ماہنامہ سیدھا راستہ میں یوں ہے:

قرآن مجید میں ۲۷ بار من دون اللہ کے کلمات مختلف سورتوں میں دیکھے جا سکتے ہیں جب کہ دو مقامات یعنی سورۃ الزخرف آیت نمبر ۴۵ سورۃ الملک آیت نمبر ۲۰ من دون الرحمٰن کے کلمات ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ کل ۹۲ مرتبہ ''دون'' کا لفظ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے علاوہ ازیں '' من دونکَ'' ۲ بار'' من دونکم'' ایک بار ''من دوننا'' ایک بار من دونہِ ۳۸ مرتبہ'' دونھا '' ایک دفعہ من دُونِھم چار بار دُونھم ۲ بار اور من دونی ۳ بار ارشاد ہوا ہے یعنی دُونَ کا لفظ مختلف انداز میں ۴۴ بار قرآن مجید میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

عربی میں غیر سوا اِلا دون تقریباً ہم معنی ہیں۔

دون کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

(۱) فوق (اوپر) کے برخلاف۔ نیچے کے معنوں میں جیسے ھو دونہ۔

(۲) کبھی ''قریب'' کے معنوں میں۔ زید دونک ۔ زید تجھ سے (مرتبہ وغیرہ میں) قریب ہے۔

(۳) سامنے کے معنوں میں۔ مشی دونہ۔ وہ اس کے آگے آگے چلا۔

(۴) پرے کے معنوں میں۔ ھوا أمیر علی دونہ مکہ ۔ وہ مکہ سے پرے کے

Marfat.com

علاقہ کا امیر ہے۔

(۵) علاوہ کے معنوں میں و یعلمون عملا دون ذلک ''وہ اس کے علاوہ اور بھی کام کرتے ہیں''۔

یا ایھا الذین امنو لا تتخذو االکافرین اولیا من دون المومنین ''اے ایمان والو! مومنوں کے علاوہ کافروں کو دوست نہ بناؤ''۔صاحب ''لطائف الغۃ ''نے کہا ہے یہ لفظ ''اضداد'' میں سے ہے اور اس کے معنی پیچھے اور آگے نیچے اور اوپر سب آتے ہیں۔

''شیءٌ دونٌ '' ذلیل چیز کو کہتے ہیں۔لیکن اس کے برعکس شریف اور اچھی چیز کو بھی کہتے ہیں قرآن مجید میں چند آیات مبارکہ ان معنوں میں بیان ہیں:۔

منھم الصالحون وَ منھم دون ذالک ''بعض اُن میں سے نیک ہیں اور بعض اور طرح کے یعنی برے''وا نا مناً الصّٰلحُون ومنا دون ذالک''اور ہم میں سے بعض تو نیکو کار ہیں اور اس کے برعکس یعنی کم تر درجہ کے'' علاوہ یا پہلے کے معنوں میں بھی یہ لفظ آیا ہے۔

وَ لنذ یقنھم من العذاب دون العذاب الاکبر ''اور ہم انہیں عذاب کے علاوہ یا اس سے پہلے عذاب اکبر کا مزہ بھی چکھائیں گے''امام راغب نے''المفرادت القران ''میں کہا ہے کہ کسی چیز تک پہنچنے سے رہ جانے کے لیے دُون بولا جاتا ہے دُون اُس کٹے ہوے غیر کو کہتے ہیں جس کا تعلق نہ ہو دُون کے معنی کٹ جانے کے بھی ہیں۔

Marfat.com

من دون اللہ کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر نہیں ہوتا بلکہ اُس کے دشمنوں پر ہوتا ہے اولیا اللہ اور اولیاء من دون اللہ کا یہی فرق ہے۔ بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے کٹ کر کچھ بھی نہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہو کر آنکھ جھپکنے سے پہلے ملکہ بلقیس کا تحت ملک صبا سے لاسکتا ہے مشرکین مکہ اور موجودہ دور کے بت پرست اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا یا علاوہ یا مقابل جن لکڑی، پتھر، مٹی اور لوہے کے بنے ہوئے بتوں کی پرستش کرتے تھے اور کرتے ہیں اُن سے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔

ذالك بان اللّٰه هو الحق وا نَّ ما يدعون من دونهِ هو الباطل وا نَّ الله هو العلى الكبير O اسی لیے اللہ عزوجل حق ہے اس کے سوا جو پوجتے ہیں وہ باطل ہے"اس لیے کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہی بلندی اور بڑائی والا ہے" (الحج)۔ جھوٹے معبود باطل ہیں۔ سچا معبود باطل نہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام بھی باطل نہیں۔ اَنَّ الرسول حق "بے شک تمھارے پاس رب کی طرف سے حق آیا" (یعنی رسول کریم ﷺ) نے پھر فرمایا: یا ایھا الناس قد جاء کم الحق "بے شک تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے حق آیا "یعنی نبی کریم ﷺ۔ (یونس ۹۴)

محولا بالا آیت مبارکہ کا انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں، لوگ فرشتوں یا حضرت عزیزؑ یا حضرت عیسیٰؑ یا بزرگوں کے بت بنا کر ان کی پوجا کرتے تھے یا کرتے ہیں۔ اِس پوجا سے اُن بزرگوں کو باطل

Marfat.com

نہیں کہا جائے گا ان کا ہر فعل حق ہے یہ سب حق ہے۔ مشرکین کا اللہ تبارک تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا باطل ہے۔ اہل کتاب انبیاء اللہ علیہم السلام کی پوجا نہیں کرتے بلکہ اُن کے مجسموں، تصویروں اور صلیب وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں اور یہ چیزیں اور عمل باطل ہیں۔ اس لیئے رب کائنات نے بت پرستوں اور مشرکین کو فرمایا: اِنکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم انتم لھا وردون "بے شک جہنم کے ایندھن ہیں تمھیں اس میں جانا ہے" یہاں "ما" سے مراد غیر ذی عقل ہیں۔ انبیاء اولیاء کرام مراد ہیں وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے پھر وہ چیزیں جنہیں لوگ پوجتے ہیں مثلاً پتھر، درخت وغیرہ یہ چیزیں دوزخ میں عذاب پانے کے لیے نہیں جائیں گی بلکہ اپنے پجاریوں کو عذاب دینے کے لیے جائیں گی کیونکہ قصور تو مشرکین کا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ اور اُن کی والدہ کے بت بنا کر لوگ اُن کی پوجا کرتے تھے یا تصوراتی طور پر انہیں معبود سمجھ کر پوجتے تھے۔ تو اس میں حضرت عیسیٰؑ یا بی بی مریم علیہا السلام کا کوئی قصور یا دخل نہیں۔ اس کی وضاحت رب کریم نے سورۃ المائدہ میں بیان فرمادی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

واِذ قال اللہ یٰعیسیَ ابنَ مریم انت قلت لناس اتخذو نی و اُمی الھین من دون اللہ قال سبحٰنک ما یکون لی اَن اقول ما لیس لی بحق اِن کنت قلتہ فقد علمۃ۔ (المائدہ)

"اور جب اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) فرمائے گا اے عیسیٰ علیہ السلام (حضرت بی

Marfat.com

بی) مریم (رضی اللہ عنہا) کے بیٹے کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ما ں کو دو الہ بنالو (معبود بنالو) اللہ (تبارک تعالیٰ) کے سوا۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) عرض کریں گے پاکی ہے تجھے مجھے روا نہیں کہ وہ بات کہوں جو مجھے نہیں پہنچتی اگر میں نے ایسا کہا تو ضرور تجھے معلوم ہوگا۔"

ملتان میں ایک شخص ہوا جس کا نام ہے نورالحسن بخاری ملتانی قدیرآبادی' اس نے محولہ بالا آیت مبارکہ اپنی ناقص کتاب "توحید و شرک کی حقیقت" کے صفحہ نمبر ۱۴۶ پر لکھ کر ذہنی پستی کی تراش خراش سے لکھا ہے:۔ دیکھیے! حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریم علیہم السلام پر من دون اللہ کا اطلاق فرمایا گیا ہے۔

یہ کیسی بے خبری اور بے علمی کا شکار ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدہ کو ملتانی صاحب نے "مِن دون اللّٰه" ٹھرادیا۔ یہ تو ایک سوال ہے جو اللہ تبارک تعالیٰ، حضرت عیسیٰؑ سے فرمائے گا، اے (حضرت) عیسیٰؑ کیا آپ نے لوگوں سے کہا تھا کہ تجھے اور تمہاری والدہ کو میرے سوا معبود بنا لیا جائے تو وہ جواب دیں گے: اِن کنت قلته فقد علمته "اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو ضرور تجھے معلوم ہوگا"

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جواباً یہ نہیں فرمایا: تم تو "من دون الله" ہو گئے ہو۔ میرے دشمن ہو میرے مخالف ہو، اب میں تجھے اور تیری عبادت کرنے والوں کو دوزخ میں پھینک دوں گا۔

دیکھیے! اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں اپنی قدرت کی نشانی بناتا ہے، اللہ نے انہیں

Marfat.com

من دون الله نہیں فرمایا نہ ہی انہوں نے فرمایا کہ میں "من دون الله" ہوں اللہ تعالیٰ انہیں رسولا الی بنی اسرائیل فرماتا ہے اور خود بھی بنی اسرئیل سے فرماتے ہیں اِنی رسولُ اللہ الیکم۔ (الصف:٦)

حسین علی واں بھچروی اور غلام اللہ خان صاحبان اس آیت مبارکہ کے ترجمہ کو بگاڑتے ہوئے معبود کی بجائے لکھا ہے: "کیا تم نے اُن کو تعلیم دی تھی کہ اور تیری والدہ کو خدا کے سوا معبود اور کارساز بنالینا اور حاجات میں پکارنا" کتنی بے خوفی کی بات ہے کہ فرمان الٰہی کی من گھڑت تفسیر بیان کردی جبکہ قرآن مجید میں حرف الٰھین کا لفظ ہے کارساز اور حاجات میں پکارنا بیان نہیں ہے۔ نعوذباللہ انبیاء پر مِن دون اللہ کا لیبل لگادیا ہے۔ ما کان لبشرٍ اَن یو تیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونو اعباد الی من دون اللہ ولکن کونوا ربّٰنیین بما کنتم تعلمون الکتاب وبما کنتم تدرسون (المائدہ) "کسی آدمی کو یہ حق نہیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُسے کتاب اور حکم اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو چھوڑ کر (یا اللہ عزوجل کے سوا) میرے بندے ہوجاؤ۔ لیکن وہ کہے گا کہ تم اللہ والے ہوجاؤ اس سبب سے تم کتاب کو سکھاتے ہو اور اس سے تم درس دیتے ہو"۔

ملتانی صاحب لکھتے ہیں اس آیت میں تمام حضرات انبیاء ورسل علیہم السلام تو فرمارہے ہیں "اللہ والے ہوجاؤ" اور اللہ تبارک وتعالیٰ یہ فرمارہے ہیں "اللہ والے ہوجاؤ" اور اللہ تبارک تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے "کسی انسان کا یہ حق نہیں کہ وہ

Marfat.com

کہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے معبود بنالو۔ اللہ تبارک تعالیٰ بھی فرمارہا ہے کہ وہ من دون اللہ نہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام خود فرمارہے ہیں ''اللہ والے ہو جاؤ'' تو یہاں سے کیسے ثابت ہو کہ انبیاء کرام علیہم ''من دون اللہ'' ہیں من دون اللہ تو اللہ بارک تعالیٰ کے دشمن ہوتے ہیں، انبیاء کرام علیہم السلام تو اللہ والے ہیں'' مامور من اللہ۔

پھر بے خبر ملتانی صاحب نے تفسیر روح المعانی کبیر، اور مدارک وغیرہ سے اس آیت مبارکہ کہ شان نزول میں رویت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کو سجدہ کرنے کی خواہش ظاہر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا لا ولکن اکرمو نبیکم و اعرفو الحق لا هله فانه لا ینبغی ان یسجدو لا حد من دون اللہ تعالیٰ فنزلت ہ ''ہرگز نہیں البتہ اپنے نبی کریم ﷺ کی تکریم کرو اور ہر صاحب حق کا حق پہچانو۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی''۔

یہ تو مسئلہ سمجھانے کے لیے بات فرمائی کہ من دونا اللہ اپنے (یعنی اللہ تبارک تعالیٰ کے سوا) کسی کو یہ حق نہیں کہ اسے سجدہ کیا جائے۔ یہ لغوی معنوں میں بات فرمائی گئی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سواء کوئی سجدہ کے لائق نہیں آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں ''من دون اللہ ہوں آپ ﷺ تو فرماتے ہیں انی رسول اللہ انا حبیب اللہ کیسی علم دانی ہے کہ صحیح بات سمجھ میں نہیں آرہی آپ ﷺ نے فقط یہ فرمایا ہے: اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوائے کسی کو سجدہ نہیں تو لکھ دیا کہ رسول کریم ﷺ من دون اللہ ہیں (نعوذ باللہ)۔ (ماہنامہ سید ھا راستہ اگست ۲۰۰۶)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ سے محبت:

وَ من الناس من یتخذو من دون اللہ انداد یحبو نهم کحب اللہ "اور وہ لوگ جو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے سوا اور معبود بنا لیتے ہیں کہ انہیں اللہ (جل جلالہ) کی طرح محبوب ہیں" محبت کی بہت سی قسمیں ہیں سب سے قوی الوہیت اور بندگی ولی محبت ہے نبی ﷺ سے نبوت کی محبت ہے ولی اللہ رحمہم اللہ سے ولایت کی محبت ہے' باپ سے ابو کی محبت ہے یہ سب محبتیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت کے بعد ہیں۔

انـداد = ند کی جمع ہے جس کے معنی ہیں مثل یہاں مضاف الیہ پوشیدہ ہے یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی مثل یا ان میں بعض بعض کی مثل۔ اس مثل سے تو بت مراد ہیں یا کفار کے سردار یعنی یہ کفار بتوں کو خدا کی مثل بنا بیٹھے یا انہوں نے چاند سورج درخت جانور اور انسانوں کو یکساں خدا مانا اور ان کی عبادت کی مشرکین فرشتوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی لڑکیاں کہتے تھے اور اپنے بتوں کو اللہ کا بندہ مان کر اس کا ساتھی اور شریک ٹھہراتے تھے ان کا فاسد عقیدہ تھا کہ اکیلا اللہ تبارک وتعالیٰ اتنا بڑا جہان سنبھال نہیں سکتا۔ ہمارے بت خدائی چلاتے ہیں، اس کا ہاتھ بٹا رہے ہیں اس لیے انہیں شریک اور الہ کہتے تھے لہذا انداد اور اولیاء اللہ میں بڑا فرق ہے۔

Marfat.com

قرب کا وسیلہ بت یا اولیاء اللہ؟

مشرکین کا عقیدہ:

۱۔ ولذین اتخزو ،من دونہ اولیاء ما نعبدھم الا لیقرو بو نا الی اللہ زلفی۔ توان کی عبادت صرف اس لیئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرادیں (تفسیر احسن البیان ص ۱۰۱۸۷ چھاپہ سعودی عرب)۔

تفہیم القرآن میں اس آیت مبارکہ کی تشریح اس انداز میں کی گئی ہے: کفار کہتے تھے اور بالعموم دنیا بھر کے مشرکین یہی کہتے ہیں کہ اس کی بارگاہ بہت اونچی ہے جس تک ہماری رسائی بھلا کیوں ہوسکتی ہے اس لئے ہم ان بزرگ ہستیوں کو ذریعہ بناتے ہیں ہم دوسری ہستیوں کی عبادت ان کو خالق سمجھتے ہوئے نہیں کرتے' خالق تو اللہ تعالیٰ کو ہی مانتے ہیں اصل معبود اسی کو ہی سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم ان بزرگوں ہستیوں کو ذریعہ بناتے ہیں تا کہ یہ ہماری دعائیں اور التجائیں اللہ تک پہنچائیں (تفہیم القرآن جلد ۴ ص ۳۵۷ حاشیہ نمبر ۵)۔

قارئین کرام! آپ نے غور فرمایا یہ سورت ہجرت حبشہ سے پہلے اور مکہ شریف میں نازل ہوئی جہاں لوگ لات منات وعزی اور ھبل کی پوجا کرتے تھے اور ان کی پوجا رب ذوالجلال کی بارگاہ میں قرب کا ذریعہ سمجھتے تھے جبکہ تفہیم القرآن میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے ارشاد کو بدل دیا گیا اور بتوں کی بجائے "بزرگ

Marfat.com

ہستیوں اوران کی دعاؤں کو بیان کر کے دھوکہ دیا ہے" کتنی بڑی ناانصافی ہے۔

محمد عبدہ الفلاح نے وحید الزماں اور شاہ رفیع الدین صاحبان کے ترجمے کے حاشیہ میں "اشرف الحواشی" نام سے محولہ بالا آیت کی تفسیر میں حاشیہ نمبر۱۲ کے حوالے میں لکھا ہے:۔

"ہمارے زمانے میں بہت سے لوگ جو اپنے آپ کو موحد مسلمان کہتے ہیں مگر اولیاء اللہ کو پکارتے ہیں ان کی قبروں پر چڑھاوے چڑھاتے ہیں اور نکے نام کی نذرو نیاز مانتے ہیں یا دعا میں ان کو بطور وسیلہ ذکر کرتے ہیں ان سب باتوں سے غرض ان کی یہ ہوتی ہے کہ ان بزرگوں کے ذریعے انہیں خدا تک رسائی حاصل ہو اور وہ خدا سے ان کی سفارش کر سکیں"۔ بھلا ان حضرات سے کوئی پوچھے مشرکین تو بتوں کی عبادت کرتے تھے کیا مسلمان اولیاء کی عبادت کرت ہیں؟ یہ تو ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں، یہ موحد مسلمان تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کی تکمیل کرتے ہیں' یہ نماز پنجگانہ میں ۴۸ بار رب کائنات سے عرض کرتے ہیں"اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم" یہ نہیں کہتے کہ یا اللہ ہمیں اپنے نقشِ قدم پر چلا یہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے معبود برحق ہمیں اپنے پیارے انبیاء علیھم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین رحمھم اللہ تعالیٰ کے نقشِ قدم پر چلا (تا کہ تیرا قرب حاصل کر سکیں)۔ سورۃ توبہ میں خود خالقِ کائنات فرماتا ہے یا ایھا الذین امنو اتقو اللہ و کو نو مع الصادقین" ایمان ولو! اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ"۔ سورۃ

Marfat.com

لقمان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے وَّ اتَّبع سبیل من اناب الی ''اوران کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہے'' سچوں کے ساتھ ہونے اور جو اللہ کی طرف جھکے ہوئے ہیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا مقصد کیا ہے؟ یہ کہ اللہ تبارک تعالیٰ کا قرب حاصل ہو، کیا کہیں رب کائنات قرآن مجید میں کو کونو الصنام یا واتّبع لات ومنات فرمایا ہے بلکہ اپنے پیاروں کی اطاعت اور نقش قدم پر چلنے کا حکم فرمایا ہے تا کہ میرا قرب حاصل ہو سکے تو مسلمان اس لیے اولیاء اللہ سے محبت کرتے ہیں تا کہ ان کی محبت سے اللہ راضی ہو اور اپنی محبت قرب عطا فرما دے اللہ تبارک تعالی ی ان سے محبت کرتا ہے ایسے لوگوں سے فرشتے کہتے ہیں:۔ بان الله قد حبّك كما احببته فيه' 'اللہ تبارک وتعالیٰ محبت تجھ سے فرماتا ہے جیسے تو نے اس سے محبت کی ہے۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود سے رویت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ جو کسی قوم سے محبت کرے اور ان سے ملا نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: المرء مع من احب (مسند احمد ج ۲ مشکوۃ) ''انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے گا'' موحد مسلمان اولیاء اللہ سے اس لیے محبت کرتے ہیں کہ وہ مقرب بارگاہ الٰہی ہوتے ہیں ان کا ساتھ قرب الٰہی کا ذریعہ ہے ان کو پانی پلانا اور وضو کروانا بھی کل قیامت کے دن شفاعت کا ذریعہ ہوگا۔ یہ اللہ تبارک تعالیٰ کے دوست ہیں، بت نہیں ہیں بت کی دوستی حرام ہے ولی اللہ سے دوستی حکم الٰہی ہے حضرت انسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول

Marfat.com

کریم ﷺ نے فرمایا: یصف اھل لنار فیمربھم الرجل من اھل الجنه فیقول الرجل منھم یا فلان تعرفی ان الذی سقیتك شربه وقال بعضھم وھبت لك وضو فیشفع له فید خله الجنه "دوزخی لوگ صف بستہ کھڑے ہوں گے تو جنتیوں میں سے ایک جنتی ان کے پاس سے گزرے گا تو ان میں سے ایک دوزخی کہے گا اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا نہیں، میں وہی ہوں جس نے تمہیں ایک گھونٹ پانی پلایا تھا اور کوئی دوسرا دوزخی کہے گا کہ میں وہ ہوں جس نے وضو کا پانی دیا تھا یہ جنتی ان کی شفاعت کرے گا پھر اسے جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

اللہ تبارک تعالیٰ والوں سے دوستی حکم الٰہی

ارشاد باری تعالیٰ ہے انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنو الذین یقیمون الصلوۃ و یوتون الزکوۃ و ھم راکعون۔ ترجمہ: اے ایمان والو تمہارا دوست اللہ خود ہے۔ اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز ادا کرتے، زکوٰۃ ادا کرتے اور رکوع والوں کے ساتھ رکوع کرتے ہیں۔

کیا یہ ہے کہ نہیں اہل ایمان جنت میں جانے سے قبل نبی کریم ﷺ کے دست مبارک سے پانی پیئیں گے۔ اسی طرح دنیا کی فتوحات اور آپ ﷺ کا رفع ودوام ذکر اور آخرت کا اجر وثواب سب ہی چیزیں "خیر کثیر" میں آجاتی ہیں (ابن کثیر)۔ بت قیامت کے دن کسی کے کام نہیں آئینگے تو کیا اولیاء علماء اور انبیاء

Marfat.com

کرام علیہم السلام بھی کسی کے کام نہیں آئیں گے؟ اگر انصاف کے معنی سمجھ میں آتے ہیں تو غور کریں۔

(۲) قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ط اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل ۵۷) "اے محبوب ﷺ آپ فرمادیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا جنہیں تم معبود سمجھ رہے ہو انہیں پکارو لیکن نہ وہ تم سے کسی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نہ بدل سکتے ہیں۔ اور وہ جنہیں کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں زیادہ کون مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں۔ بے شک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے۔"

آیت مبارکہ میں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سے مراد فرشتوں اور بزرگوں کی وہ تصویریں اور مجسمے ہیں جن کی وہ عبادت کرتے تھے۔ (احسن البیان سعودی عرب) اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں صحیح بخاری میں ہے كَانَ نَاسٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعْبُدُوْنَ نَاسًا مِّنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ هٰٓؤُلَاءِ بِدِيْنِهِمْ۔ (عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے) اس آیت مبارکہ کی شان نزول یہ ہے کہ کچھ لوگ جنوں کی پوجا کرتے تھے پھر ایسا ہوا کہ وہ جن مسلمان ہو گئے اور یہ مشرک انہی کی پرستش کرتے رہے شرک پر قائم رہے۔"

Marfat.com

حافظ ابن حجر اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں۔ "وہ لوگ جو جنوں کی عبادت کرتے تھے بدستور جنوں کی عبادت پر قائم رہے جب کہ جن یہ بات پسند نہیں کرتے تھے کیونکہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا اور وہ اپنے رب کی بارگاہ میں وسیلہ تلاش کرنے والے ہو گئے تھے۔ (فتح الباری جلد ۸ ص ۵۰۸۔۵۰۷) (احسن البیان چھاپہ سعودی عرب) اس آیت مبارکہ میں جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی اور صحیح بخاری کی تشریح کے باوجود بعض لوگ بضد ہیں کہ اس آیت مبارکہ سے مراد حضرات انبیاءؑ مرسلین اور اولیاء و صالحین ہیں۔

قابل غور بات ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی نبیؑ یا ولی اللہ کی پوجا کی تو اس میں نبی اللہؑ اور ولی اللہ کا کیا قصور ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں معبود بنا لو؟ کیا ان کی تعلیمات میں ایسی بات تھی؟ یقیناً جواب نفی میں ہے تو جن لوگوں نے جنوں، فرشتوں، انبیاء کرامؑ اور علماء کی تصویریں اور مجسمے بنا کر پوجا کی تو یہ شرک کی غلطی لوگوں کی ہے اس کی سزا اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیاروں کو تو نہیں ملے گی۔ تصویریں اور مجسمے بنا کر پوجنے والوں کو فرما دیا گیا ہے اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۝ تم اور جن کی تم اللہ (تبارک و تعالیٰ) کے سوا پوجا کرتے ہو وہ سب جہنم مین جائیں گے یعنی پجاری اور تصویریں اور مجسمے نہ کہ انبیاء کرامؑ، اولیاء کرام۔ لہٰذا انسانیت اسی میں ہے کہ انبیاء کرامؑ اور اولیاء کرامؒ سے محبت کی جائے اور انہیں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہہ کر اپنی آخرت تباہ نہ کی جائے۔ انبیاء کرامؑ اور اولیاء کرامؒ سے محبت کرنی چاہیے اور رسول ﷺ کی اس دعا کو حفظ کر لینا چاہیے:

Marfat.com

اسئلك حبك وحب من يحبك وحب عمل يقر بنى الیٰ حبك ''میں تجھ سے تیری محبت اور جو تجھ سے محبت کریں ان کی محبت اور اس عمل کی محبت جو مجھے تیری محبت سے قریب کردے مانگتا ہوں (مشکوٰۃ شریف)''۔ کیا من دون سے محبت کرنی چاہیے، کیا نبی محمد مصطفےٰ ﷺ من دون کی محبت کی دعا کر سکتے ہیں؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ (ماہنامہ سید ھا راستہ اگست 2006ء)

Marfat.com

باب نمبر ۱۰

قوت وقدرت:۔

قوت سب کی سب اللہ تعالیٰ کی ہے لیکن جسے چاہے عطا فرمائے۔ ماہنامہ سیدھا راستہ دسمبر ۲۰۰۸ء میں یوں تشریح ہے: قرآن مجید، فرقان حمید اللہ تبارک وتعالیٰ کی آخری، سچی اور آفاقی کتاب لاریب ہے۔ اس کی کوئی آیت مبارکہ دوسری آیت مبارکہ سے نہیں ٹکراتی بلکہ ایک آیت مبارکہ دوسری آیت مبارکہ کی تشریح و وضاحت کرتی ہے۔ جو لوگ قرآن مجید کی آیات مبارکہ کے ذریعے امت مسلمہ میں اختلاف کا راستہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں وہ اپنے حق میں بہتر نہیں کرتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا ہے:

افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافاً کثیراo "کیا تم قرآن مجید میں غور نہیں کرتے اگر اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں اختلاف کثیر ہوتا۔"

اگر قرآن مجید پڑھ کر اختلاف بیان کیا جاتا ہے تو یہ اختلاف بیان کرنے والے کی خطا ہے۔ قرآنِ مجید اختلافات سے مبرا ومنزہ کتاب ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک قوم کو سنا کہ قرآن مجید میں جھگڑا کر رہی ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انما هلك من كان قبلكم بهذا

Marfat.com

ضربوا کتاب اللہ بعضه ببعض انما نزل کتاب اللہ یصدق بعضه بعضا فلا تکذبوا بعضه ببعض فما علمتم منه فقولوا وما جھلتم فکلوہ الیٰ عالمه۔ (مسند احمد ج ۱، مشکوۃ، ابن ماجہ)

”تم میں سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک و برباد ہوئے کہ انہوں نے کتاب اللہ کے ایک حصے کو دوسرے حصے کے ساتھ ٹکرایا (اس میں تناقص پیدا کیا) تو تم لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب سے ایک حصے کی دوسرے حصے سے تکذیب نہ کرو جس چیز کا تمہیں علم ہو اسے بیان کرو جو نہیں جانتے اسے اس کے عالم کے حوالے کردو۔“

<u>واقعہ:</u> حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے دورِ خلافت میں خوارج کی جماعت نے جنم لیا۔ انہوں نے قرآن مجید پڑھ کر حضرت علیؓ پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ جب امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت امیر معاویہؓ کے درمیان صلح کے معاہدہ میں دو حَکَم حضرت عمرو بن عاص اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ مقرر ہوئے تو خوارج نے لا حکم الا للہ کا نعرہ لگا دیا اور قرآن مجید پڑھ کر باطل فتویٰ دیا۔ خارجیوں کو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے سمجھایا اور قرآن مجید سے سورۃ النساء کی آیت مبارکہ نمبر ۳۵ پیش کی: وان خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکما من اھله وحکما من اھلھا ان یریدآ اصلاحا یوفق اللہ بینھما۔

”اور اگر تمہیں میاں بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک حَکَم مرد والوں کی طرف سے اور ایک حَکَم عورت والوں کی طرف سے بھیجیں اور یہ دونوں اگر صلح کرنا چاہیں

Marfat.com

گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے درمیان موافقت پیدا فرمادے گا۔" حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا جب زوجین کے اختلاف میں حَکَم مقرر کیے جاسکتے ہیں تو امت کے اختلاف کو دور کرنے میں حَکَم کیوں مقرر نہیں کیے جاسکتے۔ خوارج نے جو آیت مبارکہ پڑھی حضرت عُبداللہ بن عباسؓ نے اس کی نفی نہیں فرمائی جبکہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی پڑھی ہوئی آیت مبارکہ کے مقابلہ میں خارجیوں نے لا حکم الا للہ ہی کا نعرہ بلند کیا، ان کی بات کی نفی کی اور جب امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے خطبہ ارشاد فرمایا تب بھی مسجد میں بیٹھے ہوئے خارجیوں نے مختلف گوشوں سے لا حکم الا للہ کا نعرہ لگایا۔

آج بھی صورتِ حال اسی طرح ہے کہ پورے قرآن مجید میں سے ایسی آیات مبارکہ سنا کر جن میں "لِلّٰہِ" کا اسم مبارکہ اور کلمہ پاک آتا ہے ان آیات مبارکہ کو بیان کر کے قرآن مجید کی دیگر آیات مبارکہ کو ماننے سے انکار کیا جاتا ہے۔

ایسا ہی مسئلہ "صحیح اسلامی عقیدہ" کے نام سے شائع کرنے والے پمفلٹ کے ناشر کو پیش ہے۔ یہ پمفلٹ دراصل "نامکمل صحیح اسلامی عقیدہ" کے نام سے شائع ہونا چاہیے تھا۔ ناشر نے خارجیوں کی طرح لا حکم الا للہ" کی طرز پر ان

القوۃ للہ جمیعا (البقرہ ۱٦٥)۔

"بے شک اللہ ہی تمام قوتوں کا مالک ہے"۔ لکھ کر عنوان دیا ہے۔

ناشر صاحب کو یہ چاہیے تھا کہ وہ اپنے پمفلٹ میں لکھتے کہ تمام قوتوں کا مالک صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہے اور وہ جسے چاہے قوت والا بنا سکتا ہے اور جب

Marfat.com

ایسا لکھتے تو پھر ان کے پمفلٹ کا عنوان صحیح ہوتا یعنی "صحیح اسلامی عقائد"۔ اب وہ "نامکمل صحیح اسلامی عقائد" کا مجموعہ ہے۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق کے بغیر یا عطا کے بغیر کسی میں کوئی طاقت نہیں۔ ناشر صاحب کو یہ لکھنا چاہیے تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی مخلوق کو بھی طاقت دیتا ہے اور اپنی مخلوق میں جن کو طاقت دی وہ ایسی ایسی ہستیاں ہیں۔ یا پھر لکھ دیتے اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کسی میں کوئی طاقت نہیں ہے کسی کو قوت والا ماننا شرک ہے تا کہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جاتا کہ ناشر صاحب پورے قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں۔ بہر حال قارئین کرام کی خدمت میں تحریر ہے کہ ان القوۃ للہ جمیعا ○ (البقرہ ۱۶۵) "تمام قوتوں کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے"۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حقیقی قوت کا دیگر کئی آیات مبارکہ میں بھی ذکر ہے۔

قوت والا قدرت والا:

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

(۱) "اور میں نے جن اور انسان نہیں پیدا کیے مگر اسلیے کہ میری بندگی کریں اور میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں۔" ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین ○ (الذاریات: ۵۸) "بے شک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا اور قدرت والا ہے۔"

(۲) جب فرعون والوں اور ان سے پہلے لوگوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی آیات

Marfat.com

مبارکہ کا انکار کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب پکڑا اور فرمایا: ۔۔۔۔ان اللہ قوی شدید العقاب ٥ (الانفال: ۵۲) "بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ قوت والا سخت عذاب والا ہے"۔

جب زمین یا پتھر سے اونٹنی نکلی:

تو رب کائنات نے حضرت صالحؑ سے فرمایا کہ آپ قوم سے فرمائیں:

(۳) یا قوم ھذہ ناقۃ اللہ لکم ایۃ فذروھا "اے قوم یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی اونٹنی ہے تمہارے لیے نشانی ہے تو اسے چھوڑ دو"۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی زمین میں کھائے اور اسے برے ارادے سے ہاتھ نہ لگانا اگر تم نے ایسا کیا تو قریب ہے کہ تمہیں عذاب پہنچے۔ تو انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں، یہ سچا وعدہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے پھر جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے حضرت صالحؑ اور ان کے ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی رحمت سے بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے۔ اور فرمایا: ان ربك ھو القوی العزیز ٥ (ھود: ٦٦) "بے شک تمہارا رب قوت والا عزت والا ہے۔" اسی طرح (۴) سورۃ الحج آیت نمبر ۴۰، ۷۰، (۵) سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۱۹، (۶) سورۃ الحدید آیت نمبر ۲۵، (۷) سورۃ المجادلہ آیت نمبر ۲۱ اور (۸) سورۃ الحزاب آیت نمبر ۲۵ میں بیان ہے۔

اب وہ آیات مبارکہ ملاحظہ فرمائیں جن میں قوت کے حقیقی مالک نے اپنی مخلوق کو "قوت والا" فرمایا ہے:

Marfat.com

عطائی قوت (قوت والی مخلوقات):

قوتوں کے حقیقی مالک نے اپنی کتاب عظیم میں اپنی ''قوت والی مخلوقات'' کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ ان تمام مخلوقات میں جو قوت ہے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا کردہ ہے ان کو ماننا بھی ایمانیات میں داخل ہے جبکہ ان کا انکار قرآن مجید سے انکار ہے۔

(۱) قوت والا جن:

حضرت شاہ سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں کو فرمایا: ''اے میرے درباریو! تم میں کون ہے جو اس (بلقیس) کا تخت میرے پاس لائے قبل اس سے کہ وہ میرے پاس آکر مطیع وفرمانبردار ہو جائے؟ تو ایک جن جس کا نام مفسرین نے ذکوان لکھا ہے جس کا ایک قدم حد نگاہ تک پڑتا تھا (روح البیان) بولا: انا اتیك به قبل ان تقوم من مقامك وانی علیه لقوی امین ٥ (النمل)۔

''میں وہ (تخت) آپ کے حضور حاضر کردوں گا قبل اس سے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں (کہ حضور اجلاس برخاست فرمائیں) اور بے شک میں اس پر قوت والا اور امانت دار ہوں''۔

(۲) قوت والا فرشتہ:

حضرت جبرائیل امین کو رب کریم نے ذی قوۃ (قوت والا) فرمایا ہے۔

ذی قوۃ عند ذی العرش مکین ٥ مطاع ثم امین ٥

Marfat.com

(التکویر: ۲۱-۲۰)۔ "جو قوت والا ہے، مالک عرش کے حضور عزت والا ،اس کا حکم مانا جاتا ہے، امانت دار ہے"۔

(۳) قوت والا انسان:

اللہ تبارک وتعالیٰ انسان کے بارے میں فرماتا ہے:

اللہ الذی خلقکم من ضعف ثم جعل من بعد ضعف قوۃ ثم جعل من بعد قوۃ ضعفاو شیبۃ یخلق مایشآء وھو العلیم القدیر ٥ (الروم: ٥٤)۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہے جس نے تمہیں ابتداء میں کمزور بنایا پھر تمہیں توانائی سے قوت بخشی پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا، بناتا ہے جو چاہے اور وہی علم وقدرت والا ہے"۔قوت، جوانی اور بڑھاپا سب اللہ تبارک وتعالیٰ کے عطا کردہ ہیں۔

(۴) قوت والی جماعت:

قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا پھر اس نے حضرت موسیٰؑ سے بغاوت وسرکشی اور زیادتی کی۔اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:واتینٰہُ من الکنوز مآ ان مفاتحہٗ لتنوٓء بالعصبۃ اولی القوۃ ------ (القصص: ٧٦)۔ "اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیے جن کی چابیاں ایک طاقت والی جماعت پر بھاری تھیں۔"اس کی چابیاں چالیس خچروں پر لادی جاتی تھیں اور ہر

Marfat.com

چابی ایک پورے خزانے کی تھی۔ (روح البیان) خچروں کی جماعت کو "قوت والی جماعت" فرمایا گیا ہے۔

(۵) قوت والے سردار:

حضرت شاہ سلیمان علیہ السلام نے ملکہ بلقیس کو خط بھیجا۔ جب ملکہ بلقیس کو خط پہنچ گیا تو اس نے اپنے سرداروں اور درباریوں سے کہا کہ مجھے عزت والا خط ملا ہے جو حضرت سلیمانؑ کی طرف سے ہے اور وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام سے ہے جو بہت مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ (اس خط میں حضرت سلیمانؑ نے لکھا ہے): مجھ پر بلندی نہ چاہو اور گردن رکھتے ہوئے میرے حضور حاضر ہو جاؤ۔ ملکہ بلقیس نے اپنے سرداروں سے کہا: اے سردارو! میرے اس معاملہ میں مجھے رائے دو میں کسی معاملہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو۔ تو سرداروں نے کہا (قالوا) نحن اولوا قوۃ واولوا باس شدید O (النمل: ۳۳)۔ "ہم قوت والے ہیں اور سخت لڑائی والے ہیں"۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کا قول بغیر اعتراض کے بیان فرمایا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ انسان بھی قوت والے ہوتے ہیں۔

(۶) بنی اسرائیل کو فرمایا:

خذوا ما اتینکم بقوۃ۔۔۔۔ (البقرہ: ٦٣)۔ "ہم جو کچھ تمہیں دیتے ہیں اسے قوت سے پکڑ لو۔"

Marfat.com

یہ مضمون دیگر مقامات پر بھی ہے:

۱۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۹۳

۲۔ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۷۱

سورۂ مریم میں حضرت یحییٰؑ کو فرمایا: یٰیحییٰ خذ الکتاب بقوۃ۔۔۔۔ (مریم: ۱۲)۔ ''اے یحییٰؑ کتاب کو قوت سے پکڑلو۔

وکتبنا لہ فی الالواح من کل شیء موعظۃ وتفصیلا لکل شیء: اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کے لیے ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل تختیوں میں لکھ دی''۔ اور فرمایا: فخذھا بقوۃ۔ ''اسے قوت سے پکڑلو۔ اور فرمایا: وأمر قومك یاخذوا باحسنھا۔ ''اور اپنی قوم کو حکم فرمائیں کہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں''۔ یعنی اس کے احکام پر عامل ہوں۔

(۷) دشمن کے مقابلے میں قوت:

واعدوا لھم مااستطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم واخرین من دونھم۔۔۔۔ (الانفال: ۶۰) ''اور ان کے لیے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں اور ان کے سوا کچھ اور لوگوں کے دلوں میں۔''

Marfat.com

(۸) عطائی قوت:

حضرت ھود علیہ السلام نے اپنی قوم کو تبلیغ کرتے ہوئے فرمایا: ''اے میری قوم! اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تم خواہ مخواہ جھوٹے الزام عائد کرنے والے ہو۔ اے میری قوم! میں اس (تبلیغ) پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر اس کے ذمہ (کرم پر) ہے جس نے مجھے پیدا فرمایا ہے تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ اور اے میری قوم! اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ: یرسل السماء علیکم مدرارا ویزدکم قوۃ الیٰ قوتکم ولا تتولوا مجرمین ٥ (ھود: ٥٢)۔ ''وہ تم پر آسمان سے زوردار بارش بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ قوت عطا فرمائے گا اور تم جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو۔''

(۹) قوت والے لوگ:

منافقین مدینہ منورہ کو فرمایا:

کالذین من قبلکم کانوا اشد منکم قوۃ واکثر اموالا واولادا۔ (التوبۃ: ٦٩) ''جیسے وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے وہ قوت میں تم سے بڑھ کر تھے اور ان کے مال اور اولاد بھی تم سے زیادہ تھے۔''

(۱۰) قوت سے میری مدد کرو:

(حضرت شاہ) ذوالقرنین سے قوم نے کہا کہ یاجوج ماجوج زمین میں فساد

Marfat.com

پھیلاتے ہیں تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ مال مقرر کر دیں اس پر کہ آپ ہم میں اور ان میں ایک دیوار بنا دیں۔ تو (حضرت شاہ) ذو القرنین نے فرمایا وہ جس پر میرے رب نے قابو دیا ہے بہتر ہے۔ فاعینونی بقوۃ۔۔۔ ''تو تم وہ قوت کے ساتھ میری مدد کرو''۔ اجعل بینکم وبینھم ردما ٥ (الکھف: ٩٥) ''میں تم میں اور ان میں ایک آڑ بنا دوں گا۔''

(۱۱) قوت والی قومیں:

قارون نے کہا مجھے جو کچھ ملا ہے ایک عمل سے ملا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اور کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سے پہلے وہ قومیں ہلاک فرمادیں۔ من ھو اشد منہ قوۃ واکثر جمعا۔۔۔۔۔ (القصص: ۷۸) ''جن کی قوت اس سے زیادہ سخت تھی اور جتھا بندی بھی زیادہ تھی۔''

ایک اور مقام پر فرمایا: ''کیا انہوں نے زمین پر سفر نہ کیا کہ دیکھتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا:۔۔۔ کانو اشد منھم قوۃ۔۔۔ (الروم: ۹) ''جو ان سے قوت میں زیادہ تھے''۔ اس طرح کی مزید آیات سورۂ فاطر آیت نمبر ۴۴، سورۂ محمد آیت نمبر ۱۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۲) قوت والا کام کرنے والا:

مدین شہر کے باہر ایک کنواں تھا لوگ وقتِ مقررہ پر اس سے پانی لیتے تھے

Marfat.com

پھروزنی پتھر سے اس کا منہ ڈھک کر چلے جاتے تھے تاکہ کوئی کھول نہ سکے۔ جب حضرت موسیٰؑ مصر سے مدین تشریف لائے تو آپ کنویں پر آئے وہاں آپ نے لوگوں کا ایک گروہ دیکھا جو جانوروں کو پانی پلا رہا تھا ان سے دوسری طرف دو عورتیں دیکھیں جو اپنے جانوروں کو روک رہی تھی حضرت موسیٰؑ نے ان سے ان کا حال دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا ہم اس وقت تک پانی نہیں پلاتیں جب تک سب چرواہے پانی پلا کر چلے نہ جائیں اور ہمارے والد گرامی بوڑھے ہیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا۔ وہ دونوں خواتین جانوروں کو پانی پلانے کے بعد جب واپس چلی گئیں تو کچھ دیر کے بعد ان میں سے ایک خاتون حیاء کا پیکر شرافت سے چلتی ہوئی آئی اور عرض کیا: ان ابی یدعوك "میرے ابوجی آپ کو پکار رہے ہیں (بلا رہے ہیں)۔ جو آپ نے ہماری بکریوں کو پانی پلایا ہے ہمارے والد گرامی آپ کو اس کا اجر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس پہنچے تو حضرت شعیب علیہ السلام کی دو بیٹیوں میں سے ایک بیٹی ء بولی ابا جی حضور آپ انہیں کام کاج کیلئے رکھ لیں۔ ان خیر من استاجرت القوی الامین O (القصص:٢٦) "بے شک بہتر کام کرنے والا وہ ہے جو طاقتور اور امانت دار ہے۔"

مذکورہ آیت مبارکہ کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حقیقی قوتوں کا مالک جس کو چاہے اور جتنی چاہے قوت عطا فرما دے اس پر کسی کا زور نہیں۔ کلمہ پڑھنے والوں کو حقیقی قوتوں کے مالک رب العالمین کو اور جنہیں اس نے قوتیں

Marfat.com

عطا فرمائیں ہیں، ماننا فرض ہے۔ یہ طرز عقیدہ توحید کے خلاف ہے کہ قرآن مجید کی کچھ آیات مبارکہ کو مانا اور کچھ کو نہ مانا جائے۔ "مکمل صحیح اسلامی عقیدہ" اللہ تبارک وتعالیٰ کو حقیقی قوتوں کا مالک مانا جائے اور جنہیں حقیقی قوتوں والے نے قوتیں عطا فرمائیں ہیں انہیں بھی قوت والا مانا جائے۔

ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ "جو چاہے اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہمیں کچھ قوت نہیں مگر اللہ کی توفیق ہے۔" (ماہنامہ سیدھا راستہ دسمبر 2008ء)

نتیجہ: کفار بتوں کو معبود بنا کر پوجتے مرادیں مانگتے ہیں بت کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ ان کو معبود بنانا شرک ہے۔ من دون اللہ کو اولیاء اللہ یا اہل قبور (انبیاء اللہ، اولیاء اللہ) پر لگانا بہت بری بدعت ہے۔ تحریف ہے۔ اولیاء اللہ، انبیاء اللہ کی مدد وفیض کا حصول شرک نہیں خواہ عالم ناسوت میں ہوں یا عالم برزخ میں۔ اہل قبول کی مدد کو شرک کہنا بدعت سیئہ وضلالت وجہالت ہے۔ اہل اللہ اور من دون اللہ میں جو فرق نہ جانے وہ گمراہ وبدعتی ہے۔ اللہ اہل بدعت سے بچائے۔ کونو مع الصادقین کے تحت سچوں کا ساتھ وصحبت اور ان کا عقیدہ عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

Marfat.com

Marfat.com

مناراتِ وِمسارج

اسلامی اقتصادیات (برائے ایم اے اکنامکس، اسلامیات)

عمدۃ العقائد، خورشید رسالت (حصہ اوّل، دوئم، سوئم)
خورشید رحمت (حصہ اوّل)، خورشید بیان، لقاء الارواح
پیارے ستارے، ادب گاہ سیت، اسلامی تصوف، خورشید فضائل ذکر
خورشید شہ ابرار ﷺ، عالم ارواح، سماعت وحیات مصطفےٰ ﷺ
قصد السبیل، تبادلہ کرنسی اور نظام بنکاری، میلاد حبیب خدا ﷺ
وہم شرک اور حل، توحید اور وسیلہ (حصہ اول، دوم)
نداء عباد اللہ، خورشید سارب

زیر طبع

خورشید آمد مصطفےٰ ﷺ، خورشید خطبات، زیارت اہل قبور
مظاہر خدا، حسن معاشرت، خورشید سہ مسائل، مرتبہ علی کرم اللہ وجہہ، مرتبہ حسنین، مظاہر خدا
مرتبہ معراج مصطفےٰ ﷺ، پیغام ابراہیم، تذکرہ ولادت حبیب ﷺ، برکات ارواح، حُسنِ چہرہ مصطفےٰ ﷺ
بدعت واباحت، شرح قل ھو اللہ احد، مومن کی شان ونوری وسیلہ، شان ولادت مصطفےٰ ﷺ
فرق وحدت الوجود و وحدت الشہود، قرآن اور لیلۃ القدر، تذکرہ خواجہ اجمیریؒ
مرتبہ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ

از: پروفیسر محمد جاوید اقبال چٹھہ
0301 / 0315 - 6673063

صابر شاہد پرنٹنگ پریس نزد چوک نیائیں گوجرانوالہ 0300-7445223

Marfat.com